سیرتِ نبوی(خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ)(غزوہ تبوک)

(الف) عہدِ نبوی کے ماہ وسال (مدنی دور)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بطور معاشرتی مصلح

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

جواب: غزوہ تبوک

وجہ تسمیہ:

غزوہ تبوک 9 ہجر میں ہوا۔ تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔

مسلمانوں پر حملے کا ارادہ:

معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ غسانی قبائل جو شام میں رومیوں کے زیر اثر تھے اور مسیحی مذہب سے تعلق رکھتے تھے، ان کو قیصر روم نے ہر قل نے اس لڑائی کے لیے اُبھارا۔

مسلمانوں کو خبر:

شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دے دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو ہر قل کی حمایت حاصل ہے۔

مسلمانوں کی تیاری:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب اس کی اطلاع ملی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رومیوں سے جنگ کی تیاری کا حکم دیا۔ یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔

جنگ میں شرکت لازمی قرار:

ان ناسازگار حالات کے باوجود جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک ک اعلان فرمایا تو صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بڑے جوش وخروش سے تیاری شروع کر دی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس مہم میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا طرزِ عمل:

نبی کویم خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک کی تیاری کے لیے مال وسامان اکٹھے کرنے شروع کر دیے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حکم پر صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنا مال دولت آپ خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قدموں میں نچھاور کر دیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے درایافت فرمایا:

ترجمہ: "تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟"

سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرص کیا: "میں ان کے لیے اللہ اور اس کے روسول خَاتَمُ النَّبِیِّن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ محبت اور الفت کو چھوڑ کر آیا ہوں"۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

www.ilmkidunya.com

اس موقع پر حصرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں پیش کیا۔

حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تبوک کی تیاری کے لیے ایک سو گھوڑے، نو سو اونٹ اور ایک ہزار دینار لے کر حاظر ہوے۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک تہائی لشکر کا سازو سامان مہیا کیا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چار ہزار درہم نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے۔

حضرت سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 90 وسق (13 ٹن یعنی 5 سو کلو گرام) کھجوریں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیں۔

حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ:

حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ رات بھر مزدوری کر کے نصف ساع کھجوریں کما کر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیں۔

صحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا طرزِ عمل:

صحابہ کریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ صحابیات رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے سیدہ اُم سنان اسلمیہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتی ہیں کہ: "میں نے سیدہ عائشہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا کے حجرے میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے دیگر زیوارات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔"

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ذمہ داریاں:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مدینہ منورہ میں اہل بیت کی حفاظت، گھریلو اور دیگر امور کی انجام دہی پر مامور فرمایا ہے۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جذبہ ایمانی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ منورہ میں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کے شوق کی وجہ سے ان کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

منافقین کا طرزِ عمل:

غزوہ تبوک کے سفر کی تیاری زور شور سے جاری تھی۔ زاد سفر اور سواریوں کا بندوبست کیا جارہا تھا لیکن منافقین کا ٹولہ طرح طرح کی سازشوں میں مصروف تھا۔

- **جد بن قیس:**

منافقین کے لیڈر جد بن قیس اور عبدا اللہ بن ابی جہاد کے لیے نکلنے پر راضی نہ تھے بلکہ اپنی جماعت سمیت مسلمانوں کے حوصلے پست کرنے اور رومیوں سے خوف زدہ کرنے میں مشغول تھے۔

- **عبداللہ بن ابی:**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ اَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی ثنیتہ الوداع کے پاس ذباب نامی مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہ کر واپس لوٹ گیا کہ: اتنے گرم موسم اور مالی حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جارہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

لشکر کی روانگی:

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں تیس ہزار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا لشکر شام کی طرف روانہ ہوا۔

سفر کے دوران درپیش مشکلات:

سفر کے دوران مسلمانوں کو درج ذیل مختلف طرح کی مشکلات کا سامنا تھا۔

- سواریاں کم تھیں۔
- زادِ راہ بہت تھوڑا تھا۔
- پانی کی شدید قلت تھی۔
- ایک اونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باری باری سواری کرتے تھے۔
- مٹھی بھر کھجوریں کئی افراد میں تقسیم ہو جاتی تھیں۔

جیش العسرہ:

مسلمانوں نے آٹھ سو پانچ کلو میٹر کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر و تحمل اور جواں مردی سے طے کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرہ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

مسلمانوں کی فتح:

مسلمانوں کی جرات مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تبوک کے مقام پر 20 دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ واپسی پر عورتوں اور بچوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا والہانہ استقبال کیا۔

سوال 2: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

غزوہ تبوک میں سیدنا کعب بن مالک، ہلال بن امیہ اور مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہم بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے تھے۔ غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پوچھنے پر جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے معافی طلب کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بیانات قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی مقاطعے کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمالی۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم حضرت کعب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو مبارک دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی اور تمہیں معاف فرما دیا۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمہیں آج کا دن مبارک ہو، یہ دن ان تمام دنوں سے مبارک ہے جو تمھاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: اے اللہ کے رسول یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ

وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چوں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ ہوں گا ہمیشہ سچ بات ہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انداز میں نوازا ہے۔

مختصر سوالات

سوال 1: اہل مدینہ کو رومیوں کی جنگی تیاری کے بارے میں کس نے آگاہ کیا؟

جواب: **اہل مدینہ کو خبر**

شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دے دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو ہرقل کی حمایت حاصل ہے۔

سوال 2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن لوگوں کے لیے جنگ میں شرکت لازمی قرار دی؟

جواب: **جنگ میں لازمی شرکت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس جنگ میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی:

- جو صحت مند ہو۔
- اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

سوال 3: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: **حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت عثمان رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ نے لشکر تبوک کی تیاری کے لیے:

- ایک سو گھوڑے
- نو سو اونٹ
- ایک ہزار دینار لے کر حاضر ہوئے۔
- آپ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ نے ایک تہائی لشکر کو ساز و سامان مہیا کیا۔

سوال 4: غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟

جواب: **غزوہ تبوک میں خواتین کی مدد**

صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ کے ساتھ صحابیات رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے سیدہ اُم سنان اسلمیہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْہ بیان کرتی ہیں کہ: "میں نے سیدہ عائشہ رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْها کے حجرے میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار، چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے دیگر زیورات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔

سوال 5: غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین نے کیا کردار ادا کیا؟

جواب: **منافقین کا کردار**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی ثنیتہ الوداع کے پاس ذباب نامی مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہہ کر واپس لوٹ گیا کہ: اتنے گرم موسم میں حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

سوال 6: غزوہ تبوک کو غزوہ تبوک کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: **غزوہ تبوک**

www.ilmkidunya.com

غزوہ تبوک 9 ہجر میں ہوا۔ تبوک ایک مشہور مقام ہے جو مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع ہے۔ اس علاقے میں موجود پانی کے ایک چشمے کا نام تبوک تھا اسی مناسبت سے اس غزوے کا نام بھی غزوہ تبوک پڑ گیا۔

سوال7: رومی سلطنت مسلمانوں پر حملہ کیوں کرنا چاہتی ہے؟

جواب:

رومی سلطنت کے حملے کی وجہ

معرکہ موتہ کے بعد رومی سلطنت نے مسلمانوں پر حملہ کرنے کا ارادہ کیا۔ غسانی قبائل جو نام نہیں رومیوں کے زیر اثر تھے اور مسیحی مذہب سے تعلق رکھتے تھے، ان کو قیصرِ روم نے ہرقل نے اس لڑائی کے لیے اُبھارا۔

سوال8: غزوہ تبوک کے وقت کیسا موسم تھا؟

جواب:

غزوہ تبوک کے وقت موسم

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جب رومیوں کی تیاری کے متعلق پتہ چلا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنگ کی تیاری کا حکم دیا یہ سخت تنگی، قحط سالی اور شدید گرمی کے دن تھے۔ پھلوں کے پکنے کا موسم تھا جس کی وجہ سے گھروں سے نکلنا بہت دشوار تھا۔

سوال9: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب:

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کا سارا مال نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کر دیا۔ رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے دریافت فرمایا:

ترجمہ: "تم نے اپنے گھر والوں کے لیے کیا چھوڑا؟"

سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کیا: "میں ان کے لیے اللہ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت اور الفت کو چھوڑ کر آیا ہوں"۔

سوال10: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب:

حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غزوہ تبوک کے موقع پر حصرت عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے گھر کا آدھا مال نبی کریم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں پیش کیا۔

سوال11: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب:

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے چار ہزار درہم نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے۔

سوال12: غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب:

حضرت سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

غزوہ تبوک کے موقع پر سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے 90 وسق (13 ٹن یعنی 5 سو کلو گرام) کھجوریں نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیں۔

سوال13: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کو مدینہ میں ٹھہرنے کا حکم دیا تو ان کا کیا طرزِ عمل تھا؟

جواب:

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا طرزِ عمل

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سواریوں کی کمی کی وجہ سے بعض صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو مدینہ منورہ میں ہی ٹھہرنے کا حکم دیا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے خلوص، جذبہ ایمانی اور جہاد کی شوق کی وجہ سے اُن کی آنکھوں سے آنسو نکل پڑے۔

سوال14: غزوہ تبوک کے وقت مسلمانوں کے لشکر کی تعداد کتنی تھی؟

جواب:

مسلمانوں کے لشکر کی تعداد

غزوہ تبوک کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قیادت میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد 30 ہزار تھی۔ مسلمانوں کا یہ لشکر 9 ہجری کو مدینہ منورہ سے شام کی طرف روانہ ہوا۔

سوال15: غزوہ تبوک کے سفر کے دوران مسلمانوں کو کون سی مشکلات کا سامنا تھا؟

جواب:

سفر کے دوران درپیش مشکلات

غزوہ تبوک کے سفر کے دوران مسلمانوں کو درج ذیل تین طرح کی مشکلات کا سامنا تھا:

- سواریاں کم تھیں۔
- زادِ راہ بہت تھوڑا تھا۔
- پانی کی شدید قلت تھی۔
- ایک اُونٹ پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم باری باری سواری کرتے تھے۔
- مٹھی بھر کھجوریں کئی افراد میں تقسیم ہوتی تھیں۔

سوال16: جیش العسرہ سے کیا مراد ہے؟

جواب:

جیش العسرہ

غزوہ تبوک میں مسلمانوں نے آٹھ سو پانچ کلو میٹر کا یہ فاصلہ انتہائی استقامت، صبر و تحمل اور جواں مردی سے طے کیا۔ سامان کی کمی اور سفر کی تکلیف کی وجہ سے اسے جیش العسرہ یعنی تنگی کا لشکر بھی کہا جاتا ہے۔

سوال17: غزوہ تبوک کا کیا نتیجہ ہوا؟

جواب:

غزوہ تبوک کا نتیجہ

مسلمانوں کی جرات مندانہ پیش قدمی کو دیکھتے ہوئے رومی فوج اسلامی لشکر کے مقابلے کی ہمت نہ کر سکی۔ اس غزوہ میں مسلمانوں کو بغیر لڑائی کے فتح حاصل ہوئی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحاہ کرام رجی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ تبوک کے مقام پر 20 دن قیام فرمانے کے بعد مدینہ منورہ واپس لوٹ آئے۔ مدینہ منورہ واپسی پر عورتوں اور بچوں نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا والہانہ استقبال کیا۔

سوال18: کون سے صحابی بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے؟

جواب:

غزوہ تبوک میں عدم شرکت

غزوہ تبوک میں درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ بغیر کسی معقول وجہ سے شرکت سے رہ گئے:

- حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت ہلال بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت مرارہ بن ربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال19: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی توبہ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب:

حضرت کعب بن مالک کی توبہ

غزوہ تبوک سے واپسی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پوچھنے پر جب منافقین جھوٹے بہانے تراش رہے تھے تو انھوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہو کر سچ سچ بتا دیا اور آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے معافی طلب کی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے بیانات قبول کرتے ہوئے ان کی توبہ کی قبولیت اللہ تعالیٰ کے سپرد کر دی اور صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰہُ

www.ilmkidunya.com

تَعَالٰی عَنْہ کو ان سے بات چیت کرنے سے منع کر دیا۔ اس معاشرتی مقاطعے کو پچاس دن گزر گئے جو ان کی زندگی کے مشکل ترین دن تھے۔ اللہ تعالیٰ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی طرف وحی نازل فرمائی اور ان کی توبہ قبول فرمائی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم حضرت کعب کو مبارک باد دے رہے تھے اور کہہ رہے تھے مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے تمہاری توبہ قبول فرمالی اور تمہیں معاف فرمادیا۔

سوال20: حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کیا فرمایا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کعب بن مالک کو مبارک باد

حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْھا مسجد نبوی میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا چہرہ مبارک خوشی سے چمک اٹھا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تمہیں آج کا دن مبارک ہو۔ یہ دن ان تمام دنوں سے مبارک ہے۔ جو تمہاری پیدائش کے بعد سے آج تک تم پر گزرے ہیں۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی یارسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یہ معافی آپ کی طرف سے ہے یا اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے؟ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: یہ معافی اللہ کی طرف سے ہے۔ حضرت کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ چونکہ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی برکت سے نجات دی ہے اس لیے میں یہ عہد کرتا ہوں کہ جب تک زندہ رہوں گا ہمیشہ سچ بات ہی کہوں گا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے سچ بولنے کی وجہ سے کس قدر حسین انداز میں نوازا ہے۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ **مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع تبوک نام ہے:**

(A) چشمے کا (B) سرائے کا (C) باغ کا (D) دریا کا

2۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا گیں:**

(A) گھر کا سارا سامان (B) نصف صاع کھجوریں

(C) 13 ٹن 500 کا کلوگرام کھجوریں (D) ایک ہزار اونٹ اور اشرفیاں

3۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ذمہ داری سونپی گئی:**

(A) غزوہ کی تیاری کے لیے مال جمع کرنے کی (B) اسلامی لشکر کے سپہ سالار کی

(C) اہل بیت کی حفاظت کی (D) لشکر کی تیاری کی

4۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس:**

(A) سواریوں کی کثرت تھی (B) جنگی ساز و سامان بہت زیادہ تھا

(C) سپاہیوں کی کمی تھی (D) زادِ راہ کی شدید قلت تھی

5۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی توبہ قبول ہوئی:**

(A) سچ بولنے کی وجہ سے (B) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے (C) سخاوت کی وجہ سے (D) کفایت شعاری کی وجہ سے

6۔ **غزوہ تبوک پیش آیا:**

(A) 9ہجری (B) 10ہجری (C) 11ہجری (D) 12ہجری

7۔ **غزوہ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ تھا:**

(A) شامیوں سے (B) رومیوں سے (C) عراقیوں سے (D) قریشِ مکہ سے

8۔ **غسانی قبائل کا کس مذہب سے تھا؟**

www.ilmkidunya.com

(A) بدھ مت 　 (B) یہودیت 　 (C) مسیحیت 　 (D) پارسی

9۔ مسلمانوں کو رومیوں کے حملے کی خبر کس نے دی؟

(A) مدینہ کے تاجروں نے 　 (B) شام کے تاجروں نے 　 (C) شام کے علما نے 　 (D) صحابہ کرام نے

10۔ ہر وہ شخص جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود ہو وہ شرکت کرے:

(A) غزوہ اُحد میں 　 (B) غزوہ خندق میں 　 (C) غزوہ حنین میں 　 (D) غزوہ تبوک میں

11۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:

(A) گھر کا سارا سامان 　 (B) گھر کا آدھا سامان

(C) ایک ہزار اُونٹ اور اشرفیاں 　 (D) نصف صاع کھجوریں

12۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:

(A) گھر کا سارا سامان 　 (B) گھر کا آدھا سامان 　 (C) چار ہزار درہم 　 (D) نصف صاع کھجوریں

13۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت سیدنا عاصم بن عدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:

(A) 13 ٹن یعنی 500 کلو گرام کھجوریں 　 (B) گھر کا آدھا سامان

(C) چار ہزار درہم 　 (D) نصف صاع کھجوریں

14۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا:

(A) 13 ٹن یعنی 500 کلو گرام کھجوریں 　 (B) گھر کا آدھا سامان

(C) چار ہزار درہم 　 (D) نصف صاع کھجوریں

15۔ منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی کس مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت واپس لوٹ گیا؟

(A) ذباب نامی مقام 　 (B) حنین نامی مقام 　 (C) طائف نامی مقام 　 (D) غدیر نامی مقام

16۔ غزوہ تبوک میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی:

(A) 10 ہزار 　 (B) 20 ہزار 　 (C) 30 ہزار 　 (D) 40 ہزار

17۔ مدینہ سے تبوک تک کا فاصلہ تھا:

(A) 8 سو کلو میٹر 　 (B) 805 کلو میٹر 　 (C) 850 کلو میٹر 　 (D) 950 کلو میٹر

18۔ مسلمانوں نے تبوک کے مقام پر قیام کیا:

(A) 10 دن 　 (B) 20 دن 　 (C) 30 دن 　 (D) 40 دن

19۔ کس غزوہ میں مسلمانوں کو لڑائی کے بغیر فتح حاصل ہوئی؟

(A) غزوہ بدر میں 　 (B) غزوہ خندق میں 　 (C) غزوہ تبوک میں 　 (D) غزوہ حنین میں

20۔ کون سے صحابی بغیر کسی معقول وجہ کے غزوہ تبوک میں شرکت کرنے سے رہ گئے؟

(A) حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ 　 (B) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ 　 (D) حضرت ابو عقیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

21۔ حضرت کعب بن مالک کا معاشرتی مقاطع کتنے دن رہا؟

(A) 30 دن 　 (B) 40 دن 　 (C) 50 دن 　 (D) 60 دن

22۔ حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی معافی کس وجہ سے ہوئی؟

www.ilmkidunya.com

(A) شرمندگی کی وجہ سے (B) سچ بولنے کی وجہ سے (C) بہانے بنانے کی وجہ سے (D) نہ جانے کی وجہ سے

﴿کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

11	10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	D	B	C	B	A	A	D	C	A	A
22	21	20	19	18	17	16	15	14	13	12
B	C	A	C	B	B	C	A	D	A	C

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ مدینہ منورہ سے دمشق کے راستے پر واقع تبوک نام ہے:

(A) چشمے کا (B) سرائے کا (C) باغ کا (D) دریا کا

2۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا تھا:

(A) گھر کا سارا سامان (B) نصف سارا کھجوریں

(C) 13 ٹن 500 کا کلو گرام کھجوریں (D) ایک ہزار اونٹ اور اشرفیاں

3۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت علی رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کو ذمہ داری سونپی گئی:

(A) غزوہ کی تیاری کے لیے مال جمع کرنے کی (B) اسلامی لشکر کے سپہ سالار کی

(C) اہل بیت کی حفاظت کی (D) لشکر کی تیاری کی

4۔ غزوہ تبوک کے موقع پر مسلمانوں کے پاس:

(A) سواریوں کی کثرت تھی (B) جنگی سازو سامان بہت زیادہ تھا

(C) سپاہیوں کی کمی تھی (D) زادراہ کی شدید قلت تھی

5۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ کی قبول ہوئی:

(A) سچ بولنے کی وجہ سے (B) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے (C) سخاوت کی وجہ سے (D) کفایت شعاری کی وجہ سے

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	D	C	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ اہل مدینہ کو رومیوں کی جنگی تیاری کے بارے میں کس نے آگاہ کیا؟

جواب: **اہل مدینہ کو خبر**

شام کے تاجروں نے مدینہ منورہ میں یہ خبر دے دی کہ رومیوں نے شام میں مسلمانوں کے مقابلے کے لیے ایک بڑا لشکر تیار کیا ہے جس کو ہرقل کی حمایت حاصل ہے۔

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کن لوگوں کے لیے جنگ میں شرکت لازمی قرار دی؟

جواب: **جنگ میں لازمی شرکت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس جنگ میں ہر اس شخص کی شرکت لازمی قرار دے دی:

- جو صحت مند ہو۔
- ان کے پاس سواری کا جانور موجود ہو۔

3۔ غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے کتنا سامان نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیا؟

جواب: **حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

حضرت عثمان رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ لشکر تبوک کی تیاری کے لیے:

- ایک سو گھوڑے
- نو سو اونٹ
- ایک ہزار دینار لے کر حاظر ہوے۔
- آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک تہائی لشکر کو سازو سامان مہیا کیا۔

4۔ غزوہ تبوک کے موقع پر خوتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟

www.ilmkidunya.com

جواب: **غزوہ تبوک میں خواتین کی مدد**

صحابہ کرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ساتھ صحابیات رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بھی اپنے اموال رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں پیش کیے سیدہ اُم سنان اسلمیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتی ہیں کہ:

"میں نے سیدہ عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا کے حجرے میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے سامنے ایک چادر بچھی ہوئی دیکھی جس میں مسلمان خواتین اپنے ہار چوڑیاں، انگوٹھیاں، جھمکے دیگر زیوارات اور کپڑے ڈال رہی تھیں۔"

5۔ **غزوہ تبوک کے موقع پر منافقین نے کیا کردار ادا کیا؟**

جواب: **منافقین کا کردار**

جب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلامی لشکر لے کر تبوک کی طرف روانہ ہوئے تو منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی ثنیتہ الوداع کے پاس ذباب نامی مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت یہ کہ کر واپس لوٹ گیا کہ: اتنے گرم موسم اور حالات کی تنگی کے باوجود مسلمان رومیوں سے جنگ لڑنے جا رہے ہیں۔ رومی بہت طاقت ور ہیں ان کا مقابلہ کرنا کسی کے بس کی بات نہیں۔ اس طرح اللہ تعالی نے مسلمانوں کے سامنے منافقوں کی حالت عیاں کر دی اور وہ بے نقاب ہو گئے۔

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: **کتبِ سیرت سے غزوہ تبوک کے بارے میں مزید معلومات حاصل کریں۔**

جواب: **غزوہ تبوک**

تبوک عرب اور شام کا سرحدی مقام ہے۔ یہ رومیوں کی حکومت میں تھا۔ روم اور عرب کے سرحدی علاقے پر رومی حکومت کی جانب سے عرب سردار حکومت کرتے تھے۔ شرجیل والئی بصریٰ بھی ان ہی سرداروں میں سے ایک تھا۔ جنگ موتہ کے بعد ہی سے رومیوں نے عرب پر حملہ کا ارادہ کر لیا تھا۔ شام کے غسانی خاندان کو جو نسلاً عرب اور مذہباً عیسائی تھا اور رومی حکومت کے ماتحت تھا اس مہم پر مامور کیا تھا۔ اس وقت سے عرب پر ان کے حملہ کی افواہیں برابر پھیلتی رہتی تھیں۔ اسی زمانہ میں شام کے تاجروں نے مدینہ آکر اطلاع دی کہ شام میں رومیوں نے بہت بڑی فوج جمع کر لی ہے۔ یہ افواہیں بھی پھیل گئیں کہ عیسائی عربوں کی درخواست پر قیصر روم نے چالیس ہزار فوج بھیجی دی ہے۔

چونکہ رومیوں کی جانب سے خطرہ تھا اس لیے ان خبروں پر یقین کرنے میں تامل نہ ہوا۔ آنحضرت خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ رجب ۹ھ میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو مدینہ چھوڑ کر تیس ہزار مسلمانوں کے ساتھ جس میں دس ہزار سوار تھے شام روانہ ہوئے۔ تبوک پہنچ کر معلوم ہوا کہ حملہ کی افواہیں غلط تھیں۔

تاہم آپ نے بیس دن تک تبوک میں قیام فرمایا۔ ایلہ کے سردار یوحنا نے حاضر ہو کر جزیہ دینا قبول کیا اور ایک خچر ہدیہ کے طور پر پیش کیا۔ "دومتہ الجندل" کا حاکم قیصر روم کے ماتحت تھا۔ اس کی جانب سے خطرہ تھا اس لیے آپ نے حضرت خالد بن ولید کو چار سو آدمیوں کے ساتھ دومتہ الجندل بھیجا۔ خالد بن ولید نے اسے گرفتار کر لیا۔ وہ مصالحت پر آمادہ ہو گیا۔ حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسے اس شرط پر رہا کر دیا کہ وہ بارگاہ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں حاضر ہو کر شرائط صلح نامہ پیش کرے۔ بیس دن تبوک کے قیام کے بعد آس پاس کے حکمرانوں کو مطیع بنا کر آنحضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مدینہ واپس تشریف لائے۔ دومتہ الجندل کا والی مدینہ حاضر ہوا۔ آپ نے اسے امان نامہ عطا کر کے واپس فرمادیا۔

(طبقات ابن سعد، طبری)

نتائج و اثرات:

- بحیرہ قلزم کی ایک نہایت ہی مفید بندرگاہ ایلہ (عقبہ) اسلام کے زیر اثر آگئی۔
- اسلامی حکومت کا اثر و اقتدار بیرون عرب بھی پہنچ گیا۔ اسلامی شوکت کی دھاک بندھ گئی۔ اس کے بعد عرب کا کوئی قبیلہ مقابلہ کو نہ اٹھا۔
- مفتوحین شام کے غیر مسلم ہونے کے باوجود حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے ساتھ عدیم المثال عدل و شفقت کا سلوک کیا۔ کسی کو اسلام پر مجبور نہ کیا۔ جزیہ کی شرح نہایت معمولی تھی۔

www.ilmkidunya.com

نتیجہ یہ ہوا کہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے مدینہ واپس آنے کے بعد شام میں آپ کی تعریف کے چرچے ہونے لگے۔ گویا اسلام کی اشاعت کے لیے ایک نیا باب کھل گیا۔

سوال [illegible]: کمرا جماعت میں منافقت اور مختلف صورتوں سے بچنے پر مذاکرہ کریں۔

جواب: اساتذہ کرام کمرا جماعت میں منافقت کی مختلف صورتوں سے بچنے پر مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کروائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: کمرا جماعت میں غزوہ تبوک سے متعلق کوئز مقابلے کا انعقاد کروائیں۔

جواب: اساتذہ کرام غزوہ تبوک سے متعلق طلبا سے کوئز کا اہتمام کریں اور جیتنے والے طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت:40منٹ　　کل نمبر:25

سوال1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کانشان لگائیں۔ **(8×1=8)**

(i) غزوہ تبوک کے موقع پر حضرت کعب بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی توبہ قبول ہوئی:

(A) سچ بولنے کی وجہ سے　(B) وعدہ پورا کرنے کی وجہ سے　(C) سخاوت کی وجہ سے　(D) کفایت شعاری کی وجہ سے

(ii) غزوہ تبوک پیش آیا:

(A) 9ہجری　(B) 10ہجری　(C) 11ہجری　(D) 12ہجری

(iii) غزوہ تبوک میں مسلمانوں کا مقابلہ تھا:

(A) شامیوں سے　(B) رومیوں سے　(C) عراقیوں سے　(D) قریش مکہ سے

(iv) غسانی قبائل کا کس مذہب سے تھا؟

(A) بدھ مت　(B) یہودیت　(C) مسیحیت　(D) پارسی

(v) مسلمانوں کو رومیوں کے حملے کی خبر کس نے دی؟

(A) مدینہ کے تاجروں نے　(B) شام کے تاجروں نے　(C) شام کے علما نے　(D) صحابہ کرام نے

(vi) ہر وہ شخص جو صحت مند ہو اور اس کے پاس سواری کا جانور موجود وہ شرکت کرے:

(A) غزوہ اُحد میں　(B) غزوہ خندق میں　(C) غزوہ حنین میں　(D) غزوہ تبوک میں

(vii) منافقین کا سردار عبداللہ بن ابی کس مقام پر اپنے ساتھیوں سمیت واپس لوٹ گیا؟

(A) ذباب نامی مقام　(B) حنین نامی مقام　(C) طائف نامی مقام　(D) غدیر نامی مقام

(viii) غزوہ تبوک میں مسلمانوں کے لشکر کی تعداد تھی:

(A) 10ہزار　(B) 20ہزار　(C) 30ہزار　(D) 40ہزار

سوال2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ **(6×2=12)**

(i) اہل مدینہ کو رومیوں کی جنگی تیاری کے بارے میں کس نے آگاہ کیا؟

(ii) نبی کریم خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ نے کن لوگوں کے لیے جنگ میں شرکت لازمی قرار دی؟

(iii) غزوہ تبوک کے موقع پر خواتین نے کس طرح اسلامی لشکر کی تیاری میں مدد کی؟

(iv) غزہ تبوک کے موقع پر منافقین نے کیا کردار ادا کیا؟

(v) غزوہ تبوک کو غزوہ تبوک کیوں کہا جاتا ہے؟

(vi) رومی سلطنت مسلمانوں پر حملہ کیوں کرنا چاہتی تھی؟

سوال3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ **(5×1=5)**

غزوہ تبوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

حجۃُ الوداع

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال 1: خطبہ حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب:

خطبہ حجۃ الوداع

حجۃ الوداع:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

حج کا اعلان:

اکناف عالم میں اسلام کی دعوت وتبلیغ کی ذمہ داری کی تکمیل کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج ادا کرنے کا اعلان فرمایا آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مسلمان اکٹھے ہو گئے۔

حج کے لیے روانگی:

ہفتہ 26 ذوالقعدہ 10 ہجری کو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ظہر کی نماز کے بعد مدینہ منورہ سے روانہ ہو گئے۔ نماز عصر سے پہلے ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔

ذوالحلیفہ میں قیام:

ذوالحلیفہ پہنچ کر دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور رات وہیں گزاری صبح ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس "مبارک وادی" میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے۔"

نبی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے احرام باندھا:

اگلے دن ظہر کی نماز سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے غسل کیا، سر اور بدن میں خوش بو لگائی۔ پھر تہبند باندھا، چادر اوڑھی اور دو رکعت ظہر کی نماز پڑھی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مصلے ہی پر حج اور عمرہ دونوں کے لیے ایک ساتھ احرام باندھا (حج اور عمرہ کے لیے اکٹھے احرام باندھنے کو حج قران کہتے ہیں) اور تلبیہ پڑھا۔ پھر مصلے سے اٹھ کر اونٹنی پر سوار ہوئے پھر تلبیہ پڑھا۔

ذی طویٰ میں قیام:

ایک ہفتہ کے سفر کے بعد مکہ مکرمہ کے قریب پہنچے تو "ذی طویٰ" میں رات گزاری اور وہیں فجر پڑھ کر غسل فرمایا۔

بیت اللہ کا طواف:

پھر مسجد حرام میں داخل ہوئے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیت اللہ کا طواف فرمایا اور صفا و مروہ کی سعی کی۔

حجون میں قیام:

پھر بالائی مکہ میں "حجون" کے پاس قیام فرمایا اور دوبارہ طواف نہیں کیا، البتہ احرام برقرار رکھا کیوں کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حج اور عمرے کا احرام اکٹھا باندھا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہدی (قربانی کا جانور) ساتھ لائے تھے۔

منیٰ روانگی:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ 8 ذوالحجہ ترویہ کے دن منیٰ تشریف لے گئے۔ منیٰ میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور اگلے دن 9 ذوالحجہ فجر تک کی (پانچ) نمازیں پڑھیں اور چار رکعت والی نماز قصر کر کے دو رکعت پڑھیں۔

وادی نمرہ میں قیام:

www.ilmkidunya.com

سورج طلوع ہونے کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ منیٰ سے چل پڑے اور عرفات تشریف لائے وہاں "وادی نمرہ" میں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے لیے خیمہ لگا ہوا تھا آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسی میں استراحت فرما ہوئے۔

خطبہ حجۃ الوداع:

سورج ڈھلا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قصواء اونٹنی پر سوار ہو کر "وادی عرنہ" میں تشریف لائے۔ لوگ آپ کے گرد جمع تھے، آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے درمیان کھڑے ہو کر خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا کی، شہادت کے کلمات کہے، اللہ سے ڈرنے کی وصیت کی اور خطبہ ارشاد فرمایا جس میں:

- حقوق اللہ کا تحفظ کے ساتھ ساتھ حقوق العباد کی ادائی کی خصوصی تاکید فرمائی۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔
- کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کے تحفظ پر خاص زور دیا۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سن لو جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان فرماتے ہوئے۔ سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود جو لوگوں کے ذمے تھا اس کی معافی کا اعلان فرمایا
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تاکید فرمائی کہ تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور ان کے حقوق ادا کرو۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسن سلوک کی تاکید فرمائی۔
- آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا: میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں کہ اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہوگے وہ اللہ تعالیٰ کی کتاب اور میری سنت ہے۔

رسالت کا حق ادا کرنے کی گواہی:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اور تم سے قیامت میں میرے بارے میں سوال ہوگا تو پھر تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے اللہ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور امت کی خیر خواہی کی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اٹھاتے، لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے۔

اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ، اَللّٰهُمَّ اشْهَدْ

"اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا"

تکمیلِ دین:

اسلام کے اصول آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ان خطبات میں ارشاد فرمادیے اور حاضرین کو دیگر مسلمانوں تک پہنچانے کی تلقین کی۔ وقوف عرفہ کے دوران ہی میں یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی:

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی امت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدۃ:3)

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیا فضیلت بیان فرمائی؟

www.ilmkidunya.com

جواب:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن روانگی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یمن کی اصلاح احوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیجتے رہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہدایات:

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دستار باندھی علم عطا فرمایا اور ہدایات دیں کہ:

- قتال میں پہل نہیں کرنی۔
- نماز کا حکم دینا ہے۔
- اگر اطاعت کرلیں تو زکوٰۃ کا حکم دینا۔
- اور بتانا کہ روزہ ہر سال فرض ہے
- حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا:

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ تمہارے دل کو ہدایت دے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔" (سنن ابی داؤد:3582)

چناں چہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن گئے۔ وہاں کے لوگوں کو دعوت دین دی، بہت سے لوگوں نے اسلام کی دعوت قبول کی حتی کہ پورا قبیلہ "ہمدان" دائرہ اسلام میں داخل ہوا۔ جب حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو اس کی اطلاع ملی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ بہت خوش ہوئے۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مکہ مکرمہ آمد:

اس کے بعد حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یمن سے اپنے ساتھیوں کے ہمراہ مکہ مکرمہ آکر حضور خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ ملے اور حج ادا کیا۔

غدیرِ خُم:

اس موقع پر کچھ لوگوں نے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ سفرِ حج سے واپسی پر "غدیرِ خُم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے قافلوں کی راہ لیتے ہیں کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔ (مسند احمد:12306)

حاصل کلام:

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

سوال1: حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

جواب: **حجۃ الوداع**

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

سوال2: غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کریں۔

جواب: **غدیر خم**

کچھ لوگوں نے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ سفرِ حج سے واپسی پر "غدیرِ خُم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں، کے مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰہُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے، اے اللہ تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔ (مسند احمد:12306)

سوال3: تکمیل دین کے حوالے سے آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **تکمیل دین کے حوالے سے آیتِ مبارکہ**

اَلْیَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِیْنَكُمْ وَاَتْمَمْتُ عَلَیْكُمْ نِعْمَتِیْ وَرَضِیْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا ؕ

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی امت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔ (سورۃ المائدۃ:3)

سوال4: خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **انسانی مساوات کے حوالے سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

"کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔"

سوال5: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ہدایت اور رہنمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

جواب: **ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں تمھارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کے جا رہا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ یہ ہیں:

- اللہ کی کتاب (قرآن مجید)
- میری سنت

سوال6: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کب حج فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا حج**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے 26 ذی القعد 10 ہجری کو مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے اور 10 ذی الحج اور 10 ہجری کو حج ادا کیا۔

سوال7: آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

جواب:

جاہلیت کی رسومات کا خاتمہ

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک دوسرے کی جان، مال اور عزت کے تحفظ پر خاص زور دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ سن لو جاہلیت کی ہر چیز میرے پاؤں تلے روند دی گئی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان فرماتے ہوئے سب سے پہلے اپنے چچا حضرت عباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سود جو لوگوں کے ذمے تھا اس کی معافی کا اعلان فرمایا۔

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عورتوں کے متعلق اور معاشرے کے پسماندہ طبقوں کے متعلق حجۃ الوداع میں کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

عورتوں کے متعلق ارشادِ نبوی

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم لوگ عورتوں کے بارے میں اللہ سے ڈرو اور اُن کے حقوق ادا کرو۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے معاشرے کے پسماندہ طبقوں اور ماتحتوں کے ساتھ حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے پوچھا کہ قیامت کے دن میرے بارے میں سوال ہو گا تو تم کیا کہو گے؟

جواب:

رسالت کے حق کی ادائیگی

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا اور تم سے قیامت میں میرے بارے میں سوال ہو گا تو پھر تم کیا کہو گے؟ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کیا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ بے شک آپ نے اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا اور رسالت کا حق ادا کیا اور اُمت کی خیر خواہی کی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شہادت کی انگلی آسمان کی طرف اُٹھاتے اور لوگوں کی طرف جھکاتے اور فرماتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ، اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ، اَللّٰھُمَّ اشْھَدْ

"اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا۔"

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کہاں بھیجا؟

جواب:

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی یمن روانگی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ یمن کی اصلاح احوال کے لیے وقتاً فوقتاً صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو بھیجتے رہتے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے پہلے رمضان المبارک 10 ہجری میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو تین سو (300) سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا۔

سوال11: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا ہدایات دیں؟

جواب:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ہدایات

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سر پر دستار باندھی علم عطا فرمایا اور ہدایات دیں کہ:

- قتال میں پہل نہیں کرنی۔
- نماز کا حکم دینا ہے۔

www.ilmkidunya.com

- اگر اطاعت کر لیں تو زکوۃ کا حکم دینا۔
- اور بتانا کہ روزہ ہر سال فرض ہے
- حج زندگی میں صرف ایک مرتبہ فرض ہے۔

سوال12: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کیا دُعا دی؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دُعا

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے روانگی کے وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"یقیناً اللہ تعالیٰ تمھارے دل کو ہدایت دے گا اور تمھاری زبان کو ثابت رکھے گا۔" (سنن ابی داؤد:3582)

سوال13: غدیرِ خُم کی حدیث سے ہمیں کیا سبق ملتا ہے؟

جواب: غدیرِ خُم کی حدیث سے اخلاقی سبق

اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے محبوب اور مقرب ہیں۔ ان سے محبت کا تعلق رکھنا ایمان کا تقاضا ہے اور ان سے بغض یا کدورت رکھنا ایمان کے منافی ہے۔

سوال14: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ذوالحلیفہ پہنچ کر کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد

نمازِ عصر سے پہلے آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ذوالحلیفہ پہنچ گئے۔ وہاں پہنچ کر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دو رکعت عصر کی نماز پڑھی اور رات وہیں گزاری۔ صبح ہوئی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:
"آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اُس نے کہا اس "مبارک وادی" میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے۔"

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

i. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع فرمایا:

(A) 8 ہجری (B) 9 ہجری (C) 10 ہجری (D) 11 ہجری

ii. حج اور عمرہ کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:

(A) حج بدل (B) حج قران (C) حج تمتع (D) حج افراد

iii. ہُدی سے مراد ہے:

(A) قربانی کا جانور (B) پالتو جانور (C) حلال جانور (D) طاقت ور جانور

iv. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر کس مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بیان کی؟

(A) ذوالحلیفہ (B) حدیبیہ (C) غدیر خم (D) منی

v. خطبۂ حجۃ الوداع میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّیْنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گواہی لی:

(A) حج ادا کرنے پر (B) قربانی کرنے پر (C) رسالت کا حق ادا کرنے پر (D) نماز ادا کرنے پر

vi. رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا کیا اس کو کہتے ہیں:

(A) حجۃ الوداع (B) خطبہ حجۃ الوداع (C) غدیرِ خُم (D) وقوفِ عرفہ

vii. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حج کی ادائیگی کے لیے کس دن مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے؟

(A) جمعۃ المبارک (B) ہفتہ (C) اتوار (D) پیر

viii. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حج کی ادائیگی کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے:

(A) 20 ذی القعد (B) 26 ذی القعد (C) 28 ذی القعد (D) 2 ذی الحج

ix. آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا آج رات میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا اس مبارک وادی میں نماز پڑھو اور کہو عمرہ حج میں شامل ہے یہ کس مبارک وادی کی بات ہے؟

(A) حجون (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) وادیِ نمرہ

x. ایک ہفتہ کے سفر کے بعد نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مکہ مکرمہ کے قریب پہنچیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے رات گزاری:

(A) حجون (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) وادیِ نمرہ

xi. آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ 8 ذی الحجہ ترویہ کے دن تشریف لے گئے:

(A) حجون (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) منیٰ

xii. آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اونٹنی کا نام تھا:

(A) قصواء (B) ہُدیٰ (C) عنقا (D) ابابیل

xiii. آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر تشریف لائے:

(A) وادیِ عرنہ (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) وادیِ نمرہ

xiv. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن کی اصلاح احوال کے لیے روانہ فرمایا:

(A) حضرت عثمانِ غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (B) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(C) حضرت زید بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو (D) حضرت عمرِ فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

xv. آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی کو کتنے سواروں کے ساتھ یمن روانہ فرمایا؟

(A) 100 سواروں کے ساتھ (B) 200 سواروں کے ساتھ (C) 300 سواروں کے ساتھ (D) 400 سواروں کے ساتھ

xvi. حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوتِ دین کے بعد کون سا قبیلہ دائرہ اسلام میں داخل ہوا؟

(A) قبیلہ ہمدان (B) قبیلہ بنو بکر (C) قبیلہ اوس (D) قبیلہ خزرج

xvii. بعض لوگوں کو حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے کن فیصلوں پر اعتراض تھا؟

(A) دنیائی فیصلوں پر (B) خارجی فیصلوں پر (C) داخلی فیصلوں پر (D) انتظامی فیصلوں پر

xviii. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کس ہجری میں یمن روانہ فرمایا؟

(A) 8 ہجری (B) 9 ہجری (C) 10 ہجری (D) 11 ہجری

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

9	8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	B	A	C	C	A	B	C
18	17	16	15	14	13	12	11	10
C	D	A	C	B	A	A	D	B

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع فرمایا:

(A) 8ہجری (B) 9ہجری (C) 10ہجری (D) 11ہجری

2۔ حج اور عمرہ کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے۔

(A) حج مبرور (B) حج قران (C) حج تمتع (D) حج افراد

3۔ ہدی سے مراد ہے:

(A) قربانی کا جانور (B) پالتو جانور (C) حلال جانور (D) طاقت ور جانور

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع سے واپسی پر کس مقام پر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان بیان کی؟

(A) ذوالحلیفہ (B) حدیبیہ (C) غدیر خم (D) منیٰ

5۔ خطبۂ حجۃ الوداع میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گواہی لی:

(A) حج ادا کرنے پر (B) قربانی کرنے پر (C) رسالت کا حق ادا کرنے پر (D) نماز ادا کرنے پر

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
C	C	A	B	C

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ حجۃ الوداع سے کیا مراد ہے؟

جواب:

حجۃ الوداع

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو حجۃ الوداع کہتے ہیں۔

2۔ غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کریں۔

جواب:

غدیرِ خُم

کچھ لوگوں نے حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بعض انتظامی فیصلوں پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے شکوہ کیا۔ چناں چہ سفرِ حج سے واپسی پر "غدیرِ خُم" جہاں حجاج کرام اپنے اپنے علاقوں کی راہ لیتے ہیں۔ اسی مقام پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے سامنے خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا۔

فَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ، اَللّٰهُمَّ وَالِ مَنْ وَالَاهُ، وَعَادِ مَنْ عَادَاهُ۔

ترجمہ: میں جس کا دوست ہوں علی بھی اس کا دوست ہے۔ اے اللہ! تو اس آدمی کو دوست رکھ جو علی (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کو دوست رکھتا ہے اور جو اس سے عداوت رکھے تو بھی اس سے عداوت رکھ۔ (مسند احمد:12306)

3۔ تکمیل دین کے حوالے سے آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

تکمیلِ دین کے حوالے سے آیتِ مبارکہ

اَلْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِيْ وَرَضِيْتُ لَكُمُ الْاِسْلَامَ دِيْنًا ؕ

ترجمہ: آج کے دن میں نے تمھارے لیے تمھارا دین مکمل کر دیا اور تم پر اپنی امت پوری کر دی اور تمھارے لیے اسلام بطور دین پسند کر لیا۔

(سورۃ المائدۃ:3)

4۔ خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: انسانی مساوات کے حوالے سے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا ارشاد

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے حجۃ الوداع میں ارشاد فرمایا:

''کہ تم سب آدم کی اولاد ہو اور آدم مٹی سے بنے تھے۔ کسی عربی کو عجمی پر اور کسی عجمی کو عربی پر کسی کالے کو گورے پر اور کسی گورے کو کالے پر کوئی فضیلت نہیں سوائے تقویٰ کے۔''

5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ہدایت اور رہنمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

جواب: **ہدایت اور رہنمائی کا ذریعہ**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں تمہارے درمیان ایسی دو چیزیں چھوڑ کے جارہا ہوں اگر تم انہیں مضبوطی سے پکڑے رکھو تو کبھی گمراہ نہ ہو گے۔ وہ یہ:

- اللہ کی کتاب (قرآن مجید)
- میری سنت

(i) تفصیلی جواب دیں:

1۔ خطبہ حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: دیکھیئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: طلبہ چارٹ تیار کریں جس میں حجۃ الوداع کے سفر کے واقعہ کو نقشے کی صورت میں واضح کریں۔

جواب: **حجۃ الوداع کا سفر**

اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی تکمیل کے لیے اپنے محبوب پیغمبر خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو جتنا وقت عنایت فرمایا تھا وہ اب مکمل ہونے کو تھا، اعلان نبوت کے 23 سال بیت چکے تھے، حج کا مہینہ بالکل قریب آن پہنچا تھا۔ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اپنے 23 سالہ دور رسالت کی ہمہ جہت تعلیمات کا خلاصہ پیش فرمانا چاہ رہے تھے، چنانچہ دین کی جامع ترین عبادت حج کا ارادہ کیا، اطرافِ مکہ میں آپ کی آمد کی اطلاع پہنچی، تمام قبیلوں کے سردار اور نمائندگان اپنے اپنے قبائل کے افراد کے ہمراہ اس عظیم اجتماع میں جمع ہونا شروع ہو گئے، مسلمانانِ عرب کے بڑے بڑے قافلے جوق در جوق مکۃ المکرمہ جانے لگے۔

تیاری اور احرام:

26 ذوالقعدہ 10 ہجری اتوار کے دن آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے غسل فرما کر احرام کی چادر اور تہبند باندھا، نماز ظہر کی ادائیگی کے بعد مدینہ سے مکہ کی طرف سفر شروع فرمایا۔ ازواج مطہرات بھی آپ کے ہمراہ تھیں۔ مدینہ سے چھ میل کے فاصلے پر ذوالحلیفہ جو مدینہ منورہ کی میقات ہے وہاں پہنچ کر شب بھر قیام فرمایا۔ اس کے بعد دو نفل ادا فرمائے، احرام کی نیت فرمائی اور قصویٰ اونٹنی پر سوار ہو کر بلند آواز میں تلبیہ پڑھی: لبیک اللھم لبیک لبیک لا شریک لک لبیک ان الحمد و النعمۃ لک و الملک لا شریک لک: ''اے اللہ ہم تیرے سامنے حاضر ہیں، اے اللہ تیرا کوئی شریک نہیں ہم حاضر ہیں، تعریف اور نعمت سب تیری ہی ہے اور سلطنت میں تیرا کوئی شریک نہیں۔''

بیت اللہ کی زیارت اور طواف:

سفر جاری رہا، مکہ مکرمہ کے قریب وادی فاطمہ میں پہنچ کر غسل فرمایا۔ تقریباً آٹھ دن کا سفر طے کرنے کے بعد 4 ذی الحج 10 ہجری کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ سوا لاکھ صحابہ کرام کی کثیر تعداد کے جلو میں مکۃ المکرمہ

www.ilmkidunya.com

داخل ہوئے۔ بیت اللہ پر نگاہ پڑی تو فرمایا "اے اللہ اس گھر کی عزت و شرف کو مزید دوبالا فرما" پھر بیت اللہ کا طواف ادا کیا، پہلے تین چکروں میں رمل (خوب کندھا ہلا کر اور اکڑ کر چلنے کو کہتے ہیں) کے ساتھ اور باقی چار چکر عام چال سے پورے فرمائے۔ طواف سے فارغ ہو کر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مقام ابراہیم پر تشریف لائے۔ اس مقام پر دو نفل ادا کیے۔ اس کے بعد صفا مروہ پر سعی کے لیے تشریف لے گئے۔ سات چکر ادا کرنے کے بعد اعلان فرمایا: جن کے پاس قربانی کے جانور ہیں وہ احرام نہ کھولیں اور باقی لوگ حجامت بنوا کر احرام کھول دیں۔ اس موقع پر حضرت علی رضی اللہ عنہ جنہیں آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن سے قربانی کے اونٹ لانے کے لیے بھیجا تھا، ایک سو اونٹ اور یمن کے حجاج کا قافلہ لے کر تشریف لائے۔

میدان عرفات میں:

جمعرات 8 ذی الحجہ صبح سورج طلوع ہونے کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ منیٰ تشریف لے گئے جہاں ظہر، عصر، مغرب، عشاء اور نو ذی الحج کی فجر کی نماز ادا فرمائی۔ جمعہ کے دن 9 ذی الحجہ منیٰ سے عرفات کو روانہ ہوئے۔ نمرہ میں کمبل کا ایک خیمہ نصب کیا گیا وہاں قیام فرمایا، زوال کے وقت اونٹنی قصویٰ پر سوار ہو کر میدان عرفات میں تشریف لائے اور اونٹنی پر ہی خطبہ ارشاد فرمایا۔ یہ خطبہ اسلام کے دعوتی اسلوب، نظریاتی افکار، اخلاقی تعلیمات، انسانی حقوق اور معاشرتی نظام کے لئے جامع دستور العمل کی حیثیت رکھتا ہے۔

اذان، نماز اور دعا:

خطبہ سے فارغ ہو کر حضرت بلال رضی اللہ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ پھر ظہر اور عصر کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی۔ پھر موقف میں تشریف لائے اور دیر تک قبلہ رو کھڑے ہو کر دعا میں مصروف رہے۔ جب سورج ڈوبنے لگا تو چلنے کی تیاری فرمائی۔ اسامہ بن زید کو اونٹ پر پیچھے بٹھالیا۔ مزدلفہ پہنچ کر مغرب اور عشاء کی نماز ادا فرمائی۔ رات آرام فرمانے کے بعد صبح نماز پڑھ کر سورج طلوع ہونے سے پہلے منیٰ واپس تشریف لائے اس وقت فضل بن عباس رضی اللہ عنہ اونٹنی پر پیچھے بیٹھے تھے۔ وادی محسر میں عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کو حکم دیا کہ مجھے کنکریاں چن دیں۔ جمریٰ عقبیٰ کی رمی سے فارغ ہو کر میدان منیٰ تشریف لائے، سیدنا بلال رضی اللہ عنہ آپ کی اونٹنی کی مہار پکڑے ہوئے تھے۔

100 اونٹوں کی قربانی:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سو اونٹوں کی قربانی کی۔ 63 اونٹوں آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے دست مبارک سے نحر (اونٹ کے ذبح کا مخصوص طریقہ) کیے جبکہ 37 سیدنا حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے۔ قربانی سے فارغ ہو کر معمر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سر مبارک منڈوایا۔

تبرکات مقدسہ کی تقسیم:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور ان کی بیوی ام سلیم کو اپنے دست مبارک سے کچھ بال عنایت فرمائے اور باقی ماندہ بال ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے ہاتھ سے تمام مسلمانوں میں ایک ایک دو دو کر کے تقسیم کر دیے۔

طواف منیٰ اور وادی محصب:

اس کے بعد آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے طواف کیا۔ چاہ زمزم پر تشریف لائے۔ سیدنا عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ڈول میں پانی نکال کر پیش کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قبلہ رخ ہو کر نوش فرمایا اور منیٰ واپس تشریف لے جا کر نماز ظہر ادا فرمائی۔ 13 ذی الحجہ تک منیٰ میں قیام فرمایا۔ زوال کے بعد منیٰ سے چل کر وادی محصب (معابدہ) میں قیام کیا۔ رات وہاں بسر فرمائی اور سحری کے وقت مکہ تشریف لائے۔ بیت اللہ شریف کا الوداعی طواف کیا اور نماز فجر کی ادائیگی کے بعد واپس مدینہ طیبہ کے لیے سفر شروع فرمایا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تعلیمات پر عمل کی توفیق نصیب فرمائے۔

سوال 2: کمرا جماعت میں خطبہ حجۃ الوداع کی تعلیمات پر مذاکرہ کریں۔

جواب: اس کام کے بارے میں اساتذہ کرام کمرۂ جماعت میں طلبہ کی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں آگاہ کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: اہل بیت کے مقام و مرتبہ سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

جواب: اہل بیت کا مقام و مرتبہ

اہلِ بیت کا مطلب گھر والے اور اہلِ بیت سے مراد حضور نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی ازواجِ مطہرات اور اولادِ پاک ہے جن کی سیرت اپنانے کے ساتھ ساتھ ان سے محبت اور ادب کا تعلق رکھنا بھی ضروری ہے۔ امام طبرانی روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ نازل ہوئی کہ(”اے پیغمبر کہہ دیں کہ میں تم سے اس تبلیغ رسالت پر کوئی اجرت نہیں مانگتا مگر اپنی قرابت سے محبت چاہتا ہوں)“ تو صحابہ کرام نے عرض کی ”قالوا یا رسول اللہ من قرابتک ہولاء الذین وَجَبَتْ علینا مودۃ“

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قرابت دار کون ہیں جن کی محبت ہم پر واجب ہے۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا عَلِیٌّ وفاطمۃ وَفاطمۃ وَ ابْنَاہُمَا۔ فرمایا: علی المرتضیٰ، حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور ان کے دونوں صاحبزادے حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ میرے قرابت دار ہیں۔ لہٰذا حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی محبت کے ساتھ ساتھ اِن چار ہستیوں کی محبت کو بھی واجب قرار دیا ہے اور اِن کو پنجتن پاک کہا جاتا ہے۔ اہلِ بیت کی محبت ہی حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ہے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی محبت ہی اللہ کی محبت ہے۔ ایک مقام پر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے محبت اہل بیت کو نوح علیہ السلام کی کشتی کی مانند قرار دیا اور فرمایا جو اس پر سوار ہو اوہ نجات پا گیا۔ حاصل کلام یہ ہے کہ اہل بیت کی محبت و سیرت دوزخ سے نجات کا ذریعہ، جنت اور رضائے الٰہی کا حصول بھی ہے۔ جب کفار سے مباہلہ کرنے کے لیے جاتا تھا تو یہی حضرات آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ساتھ تھے اور انہی حضرات کو چادر میں لے کر فرمایا تھا اے اللہ یہ میرے اہل بیت ہیں۔

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت:40 منٹ کل نمبر:25

سوال1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8=1×8)

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حجۃ الوداع فرمایا:

(A) 8 ہجری (B) 9 ہجری (C) 10 ہجری (D) 11 ہجری

(ii) حج اور عمرہ کے لیے اکٹھا احرام باندھنا کہلاتا ہے:

(A) حج مبرور (B) حج قران (C) حج تمتع (D) حج افراد

(iii) ہُدی سے مراد ہے:

(A) قربانی کا جانور (B) پالتو جانور (C) حلال جانور (D) طاقتور جانور

(iv) خطبہ حجۃ الوداع میں رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے گواہی لی:

(A) حج ادا کرنے پر (B) قربانی کرنے پر (C) رسالت کا حق ادا کرنے پر (D) نماز ادا کرنے پر

(v) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل جو حج ادا فرمایا اس کو کہتے ہیں:

(A) حجۃ الوداع (B) خطبہ حجۃ الوداع (C) غدیرِ خُم (D) وقوفِ عرفہ

(vi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حج کی ادائیگی کے لیے کس دن مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے؟

(A) جمعۃ المبارک (B) ہفتہ (C) اتوار (D) پیر

(vii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حج کی ادائیگی کے لیے مدینہ منورہ سے روانہ ہوئے:

(A) 20 ذی القعد (B) 26 ذی القعد (C) 28 ذی القعد (D) 2 ذی الحج

(viii) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ 8 ذی الحجہ ترویہ کے دن تشریف لے گئے:

(A) حجون (B) ذی طویٰ (C) ذوالحلیفہ (D) منیٰ

سوال2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (12=2×6)

(i) غدیر خم کے حوالے سے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فضیلت بیان کریں۔

(ii) تکمیل دین کے حوالے سے آیت مبارکہ کا ترجمہ لکھیں۔

(iii) خطبہ حجۃ الوداع میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انسانی مساوات کے حوالے سے کیا ارشاد فرمایا؟

www.ilmkidunya.com

(iv) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ہدایت اور رہنمائی کے لیے کن دو چیزوں کو مضبوطی سے پکڑنے کا حکم دیا؟

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کب حج فرمایا؟

(vi) آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے زمانہ جاہلیت کی رسومات کے خاتمے کا اعلان کرتے ہوئے کیا فرمایا؟

سوال3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ **(5×1=5)**

حجۃ الوداع پر جامع نوٹ لکھیں۔

وصال نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

تفصیلی سوالات

سوال1: وصال نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: وصال نبوی خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ

حضور خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی ناسازی طبیعت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دس ہجری کو فریضہ حج ادا فرمایا۔ ماہِ صفر کے آخری ایام میں بقیع الغرقد سے واپس پر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی طبیعت ناساز ہوگئی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بیماری کے ایام میں ازواجِ مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کے گھروں میں آتے جاتے رہے۔ سیدنا میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تکلیف بہت بڑھ گئی۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنھن کی اجازت سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے گھر مستقل طور پر منتقل ہوگئے۔ (صحیح بخاری:4450)

مرض کی شدت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وفات سے چار دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مغرب کی نماز پڑھائی، لیکن عشاء کے وقت مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نماز کی امامت کے لیے مسجد تشریف نہ لا سکے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ چناں چہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔ اس کے بعد وصال سے ایک یا دو دن قبل ایک مرتبہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر سے باہر تشریف لائے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا سہارا لیے ہوئے تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز پڑھائی اور نماز کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو کچھ نصیحتیں فرمائیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد:

وصال سے ایک دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَأَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اُجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری:6729)

مسلمانوں کو ہبہ:

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے جنگی ساز و سامان وغیرہ مسلمانوں کو ہبہ فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے بعد خلفا انھیں بطور تبرک استعمال کرتے رہے اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی امامت:

وصال کے دن صبح کی نماز کے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اچانک حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے سے پردہ اٹھایا، صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو نماز پڑھتے دیکھا تو خوش ہو کر مسکرائے۔ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ امامت کروا رہے تھے۔ وہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مصلے پر جگہ دینے کے لیے دورانِ نماز ہی میں پیچھے ہٹنے لگے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دستِ مبارک سے اشارہ فرمایا کہ نماز جاری رکھو پھر پردہ گرا دیا۔ (صحیح بخاری: 4448)

حضرت فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات:

فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مت روئیں، میرے اہلِ بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری: 4434)۔ حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاسف بھرے لہجے میں کہنے لگیں: "ہائے! میرے بابا کی تکلیفیں"۔ آپ کا خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اس پر ان سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد تمھارے بابا کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔

موت کی سختیاں:

جناب رسول خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے سامنے لکڑی یا پتھر کا پانی سے بھرا ایک برتن تھا آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بار بار اپنا دستِ مُبارک پانی میں ڈالتے اور چہرے پر ملتے اور فرماتے۔ لا الہ الا اللہ بلاشبہ موت کی بڑی سختیاں ہیں۔ (صحیح بخاری: 4449)

حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے دُعا:

اُسی دن حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر خدمت ہوئے آپ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان کے لیے اشارے سے دعا فرمائی۔

انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنی بیماری کے ان ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے مخاطب ہوئے اور انھیں مختلف وصیتیں فرمائیں انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے قلب و جگر ہیں، انھوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

آخرت کو چننا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائی ہیں، لیکن اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب یہ بات سنی تو سمجھ گئے کہ وہ بندے خود رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہیں، یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا، کیونکہ لوگ اس جملے کی گہرائی کو نہ سمجھ سکے تھے۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی وصیتیں:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز کی حفاظت اور زیر دست افراد سے حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔

آخری لمحات کا آغاز:

جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری لمحات کا آغاز ہوا تو اس وقت سر مبارک سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کی گود میں تھا۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے بھائی حضرت عبدالرحمٰن بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہاتھ میں مسواک لیے حاضر ہوئے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے مسواک کو نرم کیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ تھے:

اللّٰھم بالرَّفِیقِ الأعلی"

ترجمہ: اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملادے۔

یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

تجہیز و تکفین کا مرحلہ:

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی تجہیز و تکفین کا مرحلہ آیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وصیت کے مطابق غسل کے لیے مدینہ منورہ کے سات کنوؤں سے پانی لایا گیا اور بیری کے پتے ڈال کر پانی گرم کیا گیا۔ حضرت علی، حضرت عباس، حضرت فضل بن عباس، حضرت قثم بن عباس، حضرت اُسامہ بن زید اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے غلام حضرت شقران رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو غسل دیا۔

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ باقاعدہ جماعت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا، بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام اور دُعا کرتے رہے۔ جب اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کر چکے۔

لحد میں اُتارنے کا شرف:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لحد والی (بغلی قبر) تیار کی۔ لحد میں اتارنے کا شرف حضرت علی، حضرت عباس، حضرت قثم بن عباس اور حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حاصل ہوا۔ تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

حرفِ آخر:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حجرے کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔ اہلِ مدینہ کے لیے رسول کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی مدینہ منورہ آمد سے زیادہ خوش گوار دن کوئی نہ تھا اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے لیے رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رحلت سے زیادہ تکلیف دہ خبر کوئی نہ تھی۔ وصالِ نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے حضرت جبریل علیہ السّلام کے وحی لانے کا سلسلہ ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آخری لمحات میں کیا وصیت فرمائی؟

جواب: <u>**نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وصیت**</u>

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز کی حفاظت اور زیر دست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک کس نے تیار کی؟

جواب: <u>**لحد مبارک کی تیاری**</u>

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیار کی۔

سوال3: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کس نے قبر مبارک میں اتارا؟

جواب: <u>**نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قبر مبارک میں اُتارا**</u>

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے قبرِ مبارک میں اُتارا:

- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال4: صحابہ کرام رَضِيَ اللهُ تَعَالٰى عَنْهُ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نماز جنازہ کس طرح ادا کی؟

جواب: <u>**نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نماز جنازہ**</u>

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ باقاعدہ امامت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا، بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود سلام اور دُعا کرتے رہے۔ جب اہل بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بارگاہ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کیا۔

www.ilmkidunya.com

سوال5: وصال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان پر کون سے کلمات تھے؟

جواب: **آخری کلمات**

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ تھے:

اَللّٰهُم بِالرَّفِیۡقِ الۡاَعۡلٰی

ترجمہ: اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملادے۔

یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

سوال6: وصال سے قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ فاطمۃ الزاہراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا فرمایا؟

جواب: **حضرت فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ملاقات**

فجر کی نماز کے بعد اپنی لختِ جگر حضرت فاطمۃ الزاہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو بلوایا اور پھر کان میں دو مرتبہ کچھ فرمایا، ایک دفعہ تو آپ رونے لگیں اور دوسری دفعہ مسکرانے لگیں، بعد میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے پوچھا گیا تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا: کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پہلی دفعہ فرمایا تھا کہ اس بیماری میں میرا وصال ہونے لگا ہے تو میں رونے لگی پھر آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا مت روئیں، میرے اہل بیت میں تم ہی سب سے پہلے مجھے ملو گی، اس پر میں مسکرانے لگی۔ (صحیح بخاری:4434)

حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تاسف بھرے لہجے میں کہنے لگیں: "ہائے! میرے بابا کی تکلیفیں"۔ آپ کا خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس پر ان سے ارشاد فرمایا: آج کے بعد تمھارے بابا کو کوئی تکلیف نہ ہو گی۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی وفات سے قبل کیا فرمایا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے؟

جواب: **آخرت کا چننا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائی ہیں۔ لیکن اس نے اپنے لیے آخرت کو پسند کیا ہے" حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ بات سمجھ گئے کہ وہ بندے خود رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہیں یہ سن کر حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ رونے لگے۔ لوگوں نے حیران ہو کر ان کی طرف دیکھا، کیوں کہ لوگ اس جملے کی گہرائی کو نہ سمجھ سکے تھے۔

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انصار کے متعلق کیا وصیت فرمائی؟

جواب: **انصار کے متعلق وصیت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنی بیماری کے ان ایام میں متعدد بار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم سے مخاطب ہوئے اور انھیں مختلف وصیتیں فرمائیں انصار کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی اور فرمایا کہ وہ میرے قلب و جگر ہیں۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری پوری کی اور ان کے حقوق رہ گئے ہیں۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کس صحابی کے لیے اشارے سے دعا فرمائی؟

جواب: **حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے وصال سے قبل حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے اشارے سے دعا کی۔

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز کی امامت تک کسے حکم فرمایا؟

جواب: **نماز کی امامت کا حکم**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وفات سے چار دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مغرب کی نماز پڑھائی، لیکن عشاء کے وقت مرض شدت اختیار کر گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نماز کی امامت کے لیے مسجد تشریف نہ لا سکے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا کہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہو کہ نماز پڑھائیں۔ چناں چہ حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے امامت کے فرائض ادا کیے۔

سوال11: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو کیا ہبہ فرمایا؟

جواب: **مسلمانوں کو ہبہ**

نبی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنگی ساز و سامان وغیرہ مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بعد خلفا انھیں بطور تبرک استعمال کرتے رہے اور یہ چیزیں ایک سے دوسرے تک منتقل ہوتی گئیں۔

سوال12: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے ورثے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ورثہ**

وصال سے ایک دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تمام غلام آزاد فرما دیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس چند دینار تھے وہ صدقہ فرما دیے اور فرمایا میرا ورثہ دینار کی شکل میں تقسیم نہیں ہوگا۔ میں نے اپنی بیویوں کے خرچہ اور اپنے عاملوں کی اُجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ صدقہ ہے۔ (صحیح بخاری:6729)

سوال13: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کس نے غسل دیا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو غسل**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے غسل دیا:

- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

www.ilmkidunya.com

- حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت شقران رضی اللہ تعالیٰ عنہ

سوال14: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مدفن کہاں ہے؟

جواب: **حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مدفن**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حجرے کو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا مدفن بننے کا شرف حاصل ہوا۔

سوال15: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی قبر مبارک پر پانی کس نے چھڑکا؟

جواب: **حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

تدفین کے بعد حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے قبر مبارک پر سرہانے کی طرف سے پانی چھڑکا۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی بیماری کا آغاز ہوا:

(A) صفر المظفر کے آخری ایام میں (B) محرم الحرام کے آخری ایام میں
(C) ربیع الاول کے آخری ایام میں (D) رمضان المبارک کے آخری ایام میں

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے آخری وصیتیں فرمائیں:

(A) عورتوں، غلاموں اور نماز کے بارے میں (B) وراثت کی تقسیم کے بارے میں
(C) سود کی حرمت کے بارے میں (D) زکوۃ ادا کرنے کے بارے میں

3۔ وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کون سا عمل انجام دیا؟

(A) تمام غلام آزاد کر دیے (B) وراثت تقسیم کر دی (C) عمرہ ادا کیا (D) نماز کی امامت کی

4۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی کس بات پر تبسم کیا؟

(A) جنت کی بشارت پر (B) وصال کے بعد سب سے پہلے ملاقات کا سن کر
(C) تسبیح فاطمہ عطا ہونے پر (D) جگر کا ٹکڑا اقرار دینے پر

5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا:

(A) سہ پہر کے وقت (B) چاشت کے وقت (C) عشاء کے وقت (D) مغرب کے بعد

6۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فریضہ حج ادا فرمایا:

(A) 10 ہجری (B) 11 ہجری (C) 12 ہجری (D) 13 ہجری

7۔ کس زوجہ کے گھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيۡهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی تکلیف بہت بڑھ گئی؟

(A) حضرت اُمّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (B) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

www.ilmkidunya.com

(C) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا   (D) حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

8. کس زوجہ کے گھر آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ مستقل طور پر منتقل ہو گئے؟

(A) حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا   (B) حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(C) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا   (D) حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

9. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے نماز پڑھانے کا حکم دیا:

(A) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو   (B) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

(C) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو   (D) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو

10. وصال سے ایک دن قبل آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ گھر سے باہر تشریف لائے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے سہارا لیا ہوا تھا:

(A) حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا   (B) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

(C) حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا   (D) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا

11. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میں نے اپنی بیویوں کے خرچ اور اپنے عاملوں کی اجرت کے بعد جو کچھ چھوڑا ہے وہ سب ہے:

(A) صدقہ   (B) ورثہ   (C) میراث   (D) ملکیت

12. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو ہبہ فرما دیا:

(A) غلام   (B) دینار   (C) جنگی سازوسامان   (D) جانور

13. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ بار بار اپنے دستِ مبارک پانی میں ڈالتے اور چہرے پر ملتے اور فرماتے:

(A) استغفر اللہ   (B) لا الہ الا اللہ   (C) سبحان ربی الاعلیٰ   (D) اللّٰہم اشہد

14. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے اشارے سے دُعا فرمائی:

(A) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے   (B) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے

(C) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے   (D) حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے لیے

15. آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میرے قلب و جگر ہیں:

(A) انصار   (B) مہاجر   (C) حضرت امام حسن   (D) حضرت امام حسین

16. نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائیں ہیں لیکن اُس نے اپنے لیے پسند کیا ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کو   (B) آخرت کو   (C) جنت کو   (D) دین کو

17. جب نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے آخری لمحات کا آغاز ہوا تو اُس وقت سر مبارک تھا:

(A) حضرت عائشہ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں   (B) حضرت اُمِّ سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں

www.ilmkidunya.com

(C) حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں (D) حضرت اُمِّ حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی گود میں

-18 **غسل کے لیے پانی لایا گیا:**

(A) تین کنوؤں سے (B) پانچ کنوؤں سے (C) سات کنوؤں سے (D) نو کنوؤں سے

-19 **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد تیار کی:**

(A) حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (B) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(C) حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے (D) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

-20 **نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال سے ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا:**

(A) وحی کا سلسلہ (B) تبلیغ کا سلسلہ (C) توحید کا سلسلہ (D) عدل و انصاف کا سلسلہ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

10	9	8	7	6	5	4	3	2	1
B	D	C	B	A	B	B	A	A	A
20	19	18	17	16	15	14	13	12	11
A	A	C	A	B	A	B	B	C	A

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی بیماری کا آغاز ہوا:
(A) صفر المظفر کے آخری ایام میں (B) محرم الحرام کے آخری ایام میں
(C) ربیع الاول کے آخری ایام میں (D) رمضان المبارک کے آخری ایام میں

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آخری وصیتیں فرمائیں:
(A) عورتوں، غلاموں اور نماز کے بارے میں (B) وراثت کی تقسیم کے بارے میں
(C) سود کی حرمت کے بارے میں (D) زکوۃ ادا کرنے کے بارے میں

3۔ وصال سے ایک دن قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کون سا عمل انجام دیا؟
(A) تمام غلام آزاد کر دیے (B) وراثت تقسیم کر دی (C) عمرہ ادا کیا (D) نماز کی امامت کی

4۔ حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنھا نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی کس بات پر تبسم کیا؟
(A) جنت کی بشارت پر (B) وصال کے بعد سب سے پہلے ملاقات کا سن کر
(C) تسبیح فاطمہ عطا ہونے پر (D) جگر کا ٹکڑا اقرار دینے پر

5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا:
(A) سہ پہر کے وقت (B) چاشت کے وقت (C) عشاء کے وقت (D) مغرب کے بعد

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
B	B	A	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آخری لمحات میں کیا وصیت فرمائی؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وصیت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسن سلوک کی وصیت فرمائی پھر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو نماز کی حفاظت اور زیردست افراد سے حسن سلوک کی وصیت فرمائی۔

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک کس نے تیار کی؟

جواب: **لحد مبارک کی تیاری**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تیار کی۔

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کس نے قبر مبارک میں اتارا؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو قبر مبارک میں اُتارا**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو درج ذیل صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم نے قبر مبارک میں اُتارا:

www.ilmkidunya.com

- حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت قثم بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
- حضرت فضل بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ

4۔ صحابہ کرام رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نمازِ جنازہ کس طرح ادا کی؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نمازِ جنازہ**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ باقاعدہ جماعت کی شکل میں ادا نہیں کیا گیا، بلکہ لوگ گروہ در گروہ حاضر ہوتے رہے اور اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا، نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر درود و سلام اور دُعا کرتے رہے۔ جب اہلِ بیت اطہار اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بارگاہِ رسالت میں ہدیہ درود و سلام پیش کیا۔

5۔ وصال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان پر کون سے کلمات تھے؟

جواب: **آخری کلمات**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسواک فرمائی اور چھت کی طرف دیکھ کر انگلی کھڑی کی تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے آخری الفاظ تھے:

اَللّٰھُم بِالرَّفِيقِ الأعلى ترجمہ: اے اللہ مجھے بلند مرتبہ رفیق سے ملا دے۔

یہ الفاظ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تین مرتبہ دہرائے اور آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ہاتھ مبارک جھک گیا۔ جس وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس دنیا سے تشریف لے گئے تو چاشت کا وقت تھا۔

(iii) تفصیلی جواب دیں:

1- وصالِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نوٹ تحریر کریں۔

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمی برائے طلبہ:

سوال 1: طلبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وصیتوں کے متعلق مذاکرہ کریں۔

جواب: اساتذہ کرام کمرہ جماعت میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی وصیتوں کے متعلق مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال 2: طلبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حیات مبارکہ کے آخری ایام کی ہدایات (نماز، طہارت، خواتین کے حقوق، ماتحت افراد سے حسن سلوک وغیرہ) کی فہرست بنائیں اور موجودہ دور میں ان کی اہمیت کے متعلق کمرہ جماعت میں اپنے خیالات کا اظہار کریں۔

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی آخری ایام کی ہدایات**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے آخری لمحات میں درج ذیل ہدایات فرمائیں:

- نماز (آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے نماز کی حفاظت کی تلقین فرمائی)
- ماتحت سے حسنِ سلوک (نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْہِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے آخری لمحات میں زیرِ دست افراد سے حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی)۔

www.ilmkidunya.com

- خواتین سے حسنِ سلوک (آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خواتین سے حسنِ سلوک کی تاکید فرمائی)۔
- طہارت (آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صفائی کے متعلق وصیت فرمائی اور اس کا عملی نمونہ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنے آخری لمحات میں مسواک کر کے اُمت کو وصیت فرمائی)۔
- اہلِ بیت سے محبت (آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی وفات سے چند لمحے قبل سیدنا حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور سیدنا حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بلا کر چوما اور ان کے ساتھ حسنِ سلوک کی وصیت فرمائی)۔

نوٹ: اساتذہ کرام طلبا سے ان تمام ہدایات کی موجودہ دور میں اہمیت کے متعلق مذاکرہ کروائیں اور ان طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال1: وصالِ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بارے میں طلبہ کو تفصیل سے آگاہ کریں۔

جواب: <u>**وصالِ نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی حقیقت**</u>

حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا جنازہ اس طرح تھا کہ ٹولیوں کی صورت میں لوگ حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے حجرہ مبارک میں ایک دروازے سے داخل ہوئے اور درود و سلام پڑھتے ہوئے دوسرے دروازے سے باہر نکلتے گئے۔ جیسا کہ حضرت عباس رضی اللہ عنہ کا بیان ہے:

عَنْ عَبَّاسٍ قَالَ لَمَّا صُلِّيَ رَسُولِ اللهِصلي الله عليه وآله وسلم أُدْخِلَ الرِّجَالُ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ بِغَيْرِ إِمَامٍ إِرْسَالًا حَتّٰى فَرَغُوا ثُمَّ أُدْخِلَ النِّسَاءِ فَصَلَّيْنَ عَلَيْهِ ثُمَّ أُدْخِلَ الصِّبْيَانُ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ ثُمَّ أُدْخِلَ الْعَبِيْدُ فَصَلَّوْا عَلَيْهِ إِرْسَالًا لَمْ يَؤُمَّهُمْ عَلَى رَسُولِ صلیٰ الله عليه وآله وسلم اَللّٰهِ اَحَدٌ.

"حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا جب حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ وصال فرما گئے تو مردوں کو داخل کیا تو انہوں نے بغیر امام کے اکیلے اکیلے صلاۃ و سلام پڑھا پھر عورتوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر صلاۃ و سلام پڑھا پھر بچوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے بھی حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر صلاۃ و سلام پڑھا۔ پھر غلاموں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے حضور نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر صلاۃ پڑھا اکیلے اکیلے کسی نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امامت نہ کروائی۔" (بیھقي، السنن الکبریٰ، 30:4، رقم: 6698)

اسی طرح تاریخ طبری میں ہے:

دخل الناس على رسول الله يصلون عليه ارسالا..... الخ

"لوگ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر لوگ صلاۃ و سلام پڑھتے رہے۔"

لہٰذا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی نمازِ جنازہ کی جماعت نہیں کروائی گئی بلکہ صرف درود و سلام بھیجا گیا، جو اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ازل سے بھیج رہے ہیں۔

اللہ کی طرف سے بیمار پرسی:

آخری بیماری میں جبرئیل علیہ السلام حاضر خدمت ہوئے۔ عرض کی یا محمد! مجھے اللہ نے آپ کی عزت و تکریم کے پیش نظر آپ کی خدمت میں بھیجا ہے، حاضر ہوا آپ کی خدمت میں۔ وہ پوچھتا ہے جو آپ کی بیماری کو آپ سے زیادہ جانتا ہے۔ کیف حالک کیا حال ہے؟ فرمایا جبرئیل میں مغموم ہوں۔ جبرئیل میں درد محسوس کرتا ہوں، دوسرے دن پھر تیسرے دن بھی جبرئیل علیہ السلام نے آکر یہی سوال کیا اور سرکار خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہی جواب دیا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام تشریف لائے، ان کے ہمراہ پہلے آسمان پر مقرر

www.ilmkidunya.com
www.ilmkidunya.com

فرشتہ آیا، جس کا نام ہے اسماعیل علیہ السلام۔ اس کے ماتحت ایک لاکھ فرشتے ہیں۔ ان میں سے پھر ہر ایک کے ماتحت ایک ایک لاکھ فرشتے ہیں، وہ بھی اجازت لے کر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور حال پوچھا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے عرض کیا، یہ ملک الموت، اجازت چاہتے ہیں، نہ آپ سے پہلے کسی کے پاس اجازت لے کر آئے نہ آپ کے بعد کسی آدمی کے پاس اجازت لے کر آئیں گے۔ فرمایا: اجازت دے دو! اجازت مل گئی۔ انہوں نے سلام عرض کیا، پھر عرض کی: یا محمد! مجھے اللہ نے آپ کی خدمت میں بھیجا ہے۔ اجازت ہو تو روح قبض کروں؟ حکم ہو تو چھوڑ دوں۔ فرمایا: ملک الموت یہ بھی ہو گا؟ عرض کی ہاں حضور! مجھے اسی کا حکم ہوا ہے اور مجھے حکم ملا ہے ان اطیعک کہ آپ کی اطاعت کروں۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے جبرئیل علیہ السلام کی طرف دیکھا، جبرئیل علیہ السلام نے عرض کی۔

"بے شک اللہ آپ کی ملاقات کا مشتاق ہے۔" (مشکوٰۃ:5959)

حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے فرشتہ اجل کو فرمایا جو حکم ہے کرو پس اس نے آپ کی روح قبض کی کاشانہ اقدس سے درود و سلام اور تعزیت کی آواز آئی۔ حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم نے بتایا یہ خضر علیہ السلام ہیں۔

عام ذہنوں میں "ملک الموت" کا جوزبردست، قاہر اور جابر ہونے کا تصور ہمیشہ قائم رہا ہے۔

موت کا وقت یقیناً مقرر ہے اور دنیا کی کوئی طاقت اللہ کی مرضی کے بغیر ایک لمحہ آگے پیچھے نہیں کر سکتی لیکن اللہ کے کچھ مقبول بندے ایسے بھی ہیں جن سے موت کا فرشتہ بھی چاہے تو پنجہ آزمائی نہیں کر سکتا۔ وہ فرشتے جو غیر معمولی طاقت رکھتے ہیں، نبوی طاقت اور جلال کے آگے بے بس ہیں۔ وہ خدا جس نے موت و حیات بلکہ ہر کام کا وقت مقرر کر رکھا ہے اور جس کو کوئی ٹال نہیں سکتا۔ مقبولان بارگاہ کی مرضی ہو تو اللہ تعالیٰ اس وقت کو بھی آگے پیچھے کر دیتا ہے، اللہ جو چاہے کرے۔ ان کی رضا میں خدا کی مشیت ہوتی ہے اور خدا کی مشیت میں ان کی رضا۔

ترجمہ: تم نہیں چاہتے مگر جو اللہ چاہے۔ (التکویر،29)

جیسے ہر نبی نے اپنے دور میں، اپنی امت کو نبی آخر الزماں خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی آمد کی خوشخبری سنائی، ان پر ایمان اور ان کے دین کی مدد کرنے کی تلقین فرمائی، اسی طرح موسیٰ علیہ السلام نے ملک الموت کا آئندہ بارگاہ نبوت میں حاضری کے آداب سے آگاہ فرما دیا کہ ایسی بارگاہ میں بلا اجازت ایسے ہی نہیں چلے جاتے، اجازت لے کر جاتے ہیں۔ ادب سے مدعا عرض کرتے ہیں۔ اجازت ہو تو اپنا کام کرتے ہیں۔ اجازت نہ ہو تو لوٹ جاتے ہیں۔ کسی اور کی یہ جرات ہے کہ سرکاری کارندوں کے کام میں مداخلت کرے اور یہ کارندے کیا کسی کی مداخلت اپنے فرائض کے انجام دینے میں برداشت کر سکتے ہیں؟ یہ نبی کا ہی مقام و مرتبہ ہے کہ ملک الموت کا ادب سکھائے اور زبانی کلامی نہیں، تھپڑ رسید کر کے آنکھ نکال دی۔

"سو واپس اپنے رب کے حضور گئے اور عرض کی"

لایرید الموت

"تو نے مجھے ایسے بندے کی طرف بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔"

اللہ نے آنکھ دوبارہ دی اور فرمایا: جاؤ اور ان سے کہو کہ بیل کی پیٹھ پر ہاتھ رکھیں، جتنے بال ہاتھ کے نیچے آئیں اتنے سال ان کی عمر میں اضافہ کر دیں گے۔ موسیٰ علیہ السلام نے عرض کی، پروردگار! پھر کیا ہو گا؟ فرمایا موت۔ فرمایا ابھی وصال چاہتا ہوں۔ پھر اللہ سے سوال کیا مجھے بیت المقدس شہر کے اتنے قریب کر دے کہ پتھر پھینکیں تو وہاں پہنچ جائے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے فرمایا اگر میں جسماً وہاں ہوں تو تمہیں ان کی قبر بتا دوں، سرخ ٹیلے کے پاس۔ (صحیح بخاری:1781)

لفظ پر غور کریں۔ لایرید الموت جو مرنا نہیں چاہتا۔ حالانکہ کروڑوں اربوں مر گئے، مر رہے ہیں اور مریں گے۔ کون مرنا چاہتا ہے؟ اپنی مرضی سے موت کا فیصلہ کرے، ہرگز نہیں۔ کیا ان کروڑوں اربوں میں کوئی ہے جو ملک الموت کو بھگا دے اور اپنی مرضی سے مرنے کا فیصلہ کرے، ہرگز نہیں۔ یہ شان اللہ پاک نے صرف انبیائے کرام علیہ السلام کو عطا فرمائی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ! آقائے کائنات، سرکار ابد قرار محمد رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں:

”اللہ نے اپنے ایک بندے کو دنیا کی تروتازہ نعمتوں اور اخروی نعمتوں میں سے جسے چاہے، جس قدر چاہے اپنے لیے پسند کرنے کا اختیار دیا۔ پس اس بندے نے اللہ کے ہاں جو کچھ ہے، اسے پسند کیا۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ سن کر رو پڑے۔ عرض کی ہم اپنے ماں باپ کے ساتھ آپ پر قربان ہو جائیں۔

”سو جس بندے کو زندگی و موت کا اختیار ملا وہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سب میں بڑے عالم تھے۔

بلکہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے ہیں۔

ہر نبی کو بیماری کے دوران دنیا میں رہنے یا آخرت کو انتقال کرنے کا اختیار دیا گیا ہے۔ (بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ 547)

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　　　کل نمبر:25

سوال1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصال ہوا:

(A) سہ پہر کے وقت　(B) چاشت کے وقت　(C) عشاء کے وقت　(D) مغرب کے بعد

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فریضہ حج ادا فرمایا:

(A) 10ہجری　(B) 11ہجری　(C) 12ہجری　(D) 13ہجری

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے مسلمانوں کو ہبہ فرمادیا:

(A) غلام　(B) دینار　(C) جنگی ساز و سامان　(D) جانور

(iv) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ بار بار اپنے دستِ مبارک پانی میں ڈالتے اور چہرے پر ملتے اور فرماتے:

(A) استغفراللہ　(B) لا الہ الااللہ　(C) سبحان ربی الاعلی　(D) اللّٰہم اشہد

(v) آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا میرے قلب و جگر ہیں:

(A) انصار　(B) مہاجر　(C) حضرت امام حسن　(D) حضرت امام حسین

(vi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وفات سے قبل ارشاد فرمایا اللہ تعالیٰ نے اپنے ایک بندے کو دنیا اور اس کی رونقیں دکھائیں ہیں لیکن اُس نے اپنے لیے پسند کیا ہے:

(A) اللہ تعالیٰ کو　(B) آخرت کو　(C) جنت کو　(D) دین کو

21۔ غسل کے لیے پانی لایا گیا:

(A) تین کنوؤں سے　(B) پانچ کنوؤں سے　(C) سات کنوؤں سے　(D) نو کنوؤں سے

22۔ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے وصال سے ہمیشہ کے لیے منقطع ہو گیا:

(A) وحی کا سلسلہ　(B) تبلیغ کا سلسلہ　(C) توحید کا سلسلہ　(D) عدل و انصاف کا سلسلہ

سوال2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے آخری لمحات میں کیا وصیت فرمائی؟

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی لحد مبارک کس نے تیار کی؟

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کس نے قبر مبارک میں اتارا؟

www.ilmkidunya.com

(iv) وصال کے وقت نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی زبان پر [illegible] ن سے کلمات تھے؟

(v) وصال سے قبل نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فاطمۃ الزاہراہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کیا فرمایا؟

(vi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انصار کے متعلق کیا وصیت فرمائی؟

سوال3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔

وصالِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نوٹ لکھیں۔

صلہ رحمی

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: صلہ رحمی کی اہمیت پر جامع نوٹ لکھیں۔

جواب: **صلہ رحمی کی اہمیت**

صلہ رحمی کا مفہوم:

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا، رشتوں کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، ان پر صدقہ وخیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

قطع رحمی:

جب کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو نقصان اٹھانے والا قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

صلہ رحمی اور اسوۂ حسنہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

نبی کریم خاتم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اسوہ حسنہ سے صلہ رحمی اور رشتہ داروں کے ساتھ حسن سلوک کی تربیت ملتی ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم کو غریب رشتہ داروں سے صلہ رحمی کی تلقین کے ساتھ ان کے حقوق ادا کرنے کی تلقین فرمائی۔

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ:

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری: 2769)

اخلاقِ حسنہ اور صلہ رحمی:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اخلاق حسنہ اور صلہ رحمی کا ایک نمونہ یہ بھی ہے کہ جو آپ سے تعلق توڑنا چاہتا آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کے ساتھ تعلقات کو جوڑتے تھے۔ اگر کوئی شخص تعلقات قائم رکھنا چاہے تو اسے تعلق قائم رکھنے [illegible] مشکل تو یہ ہے کہ جو آپ کے ساتھ تعلقات توڑتا ہے اس کو جوڑ کر رکھیں۔

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نو باتوں کا حکم:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے:

www.ilmkidunya.com

- مخفی اور اعلانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔
- غصہ میں ہو یا خوشی میں ہمیشہ انصاف کی بات کہوں۔
- دونوں حالتوں میں (غصہ اور خوشی) اعتدال پر قائم رہوں۔
- جو مجھ سے تعلق توڑے میں اُس سے تعلق جوڑوں۔
- جو مجھے نہ دے میں اُسے عطا کروں۔
- جو مجھ پر ظلم کرے میں اُسے معاف کر دوں۔
- میری خاموشی فکر پر مبنی ہو۔
- میرا بولنا یادِ الٰہی کا بولنا ہو۔
- میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔ (جامع الاصول: 7/93)

صلہ رحمی کی فضیلت:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صلہ رحمی تیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرمائی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے رزق میں کشادگی ہو اور اُس کی عمر دراز ہو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔" (صحیح مسلم:6524)

قطع تعلقی ناپسندیدہ عمل:

قطع تعلقی کرنا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند تھا۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے۔ تو ایک نوجوان اس مجلس سے اُٹھا اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا۔ اُس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوئی تھی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود ہو۔" (شعب الایمان:7590)

تعلق جوڑنا:

ایک شخص نے نبی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں اُن سے تعلق جوڑتا ہوں وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی بات سن کر فرمایا:

"اگر بات ایسے ہی ہے جو جیسے تم نے کہی تو تم اُن کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے مقابلے میں تمہارا ایک مددگار رہے گا۔" (صحیح مسلم:6525)

صلہ رحمی کا حکم:

ایک شخص نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا یا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میرا ایک چچا زاد بھائی ہے میں اس کے پاس کوئی چیز مانگنے جاتا ہوں تو مجھے کچھ بھی نہیں دیتا نہ میرے ساتھ صلہ رحمی کرتا ہے پھر اسے مجھ سے کوئی کام پڑ جاتا ہے تو وہ آ کر مجھ سے کوئی چیز مانگتا ہے۔ میں نے قسم کھائی ہے کہ میں اسے کچھ بھی نہیں دوں گا اور نہ اس کے ساتھ صلہ رحمی کروں گا تو آپ نے مجھے حکم دیا کہ میں اس کے ساتھ وہ کام کروں جو اچھا ہے یعنی اس سے صلہ رحمی کروں اور قسم کا کفارہ ادا کروں۔ (سنن نسائی:3788)

تعلق جوڑنا نبی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا وصف:

www.ilmkidunya.com

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

حاصلِ کلام:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ کی سیرت طیبہ سے صلہ رحمی کی اہمیت اجاگر ہوتی ہے۔ ہمیں بھی صلہ رحمی کو فروغ دینے اور قطع رحمی سے گریز کرنے کی کوشش کرنی چاہیے۔ صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے اور خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔ معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔ جبکہ قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت بڑھ جاتی ہے، جس سے معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے اور خاندانی استحکام تہہ وبالا ہو جاتا ہے۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

جواب: **صلہ رحمی کی صورتیں**

صلہ رحمی کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا۔
- اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو اُن کی مدد کرنا۔
- ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا۔
- رشتہ داروں پر احسان کرنا اُن پر صدقہ خیرات کرنا۔

سوال2: صلہ رحمی کے حوالے سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھیں۔

جواب: **حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ**

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری:2769)

سوال3: صلہ رحمی کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب: **صلہ رحمی کی فضیلت**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے صلہ رحمی تیار کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرمائی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَ أَصْحَابِہِ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے رزق میں کشادگی ہو اور اُس کی عمر دراز ہو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔" (صحیح مسلم:6524)

سوال4: صلہ رحمی کے دو فائدے بیان کریں۔

جواب: **صلہ رحمی کے فائدے**

صلہ رحمی کے درج ذیل فائدے ہیں:

- صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔
- خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔
- معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے۔
- معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔

سوال5: قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔

جواب: **قطع رحمی کے نقصانات**

www.ilmkidunya.com

قطع رحمی کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے۔
- معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔
- خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

سوال6: صلہ رحمی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **صلہ رحمی**

اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا، آپس میں اتفاق و اتحاد سے رہنا، دکھ، درد، خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کے شانہ بشانہ چلنا، ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا، رشتوں کو اچھی طرح سے نبھانا اور ایک دوسرے کے حقوق کا خیال رکھنا، رشتہ داروں پر احسان کرنا، ان پر صدقہ و خیرات کرنا، اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو ان کی مدد کرنا اور ہر لحاظ سے ان کا خیال رکھنا صلہ رحمی کہلاتا ہے۔

سوال7: قطع رحمی سے کیا مراد ہے؟

جواب: **قطع رحمی**

جب کہ قریبی رشتہ داروں کے حقوق ادا نہ کرنا اور ان کی خبر گیری سے غفلت برتنا قطع رحمی کہلاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قطع رحمی کرنے والوں کو نقصان اٹھانے والا قرار دیا ہے۔ قیامت کے دن صلہ رحمی کے متعلق پوچھا جائے گا۔

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو کن نو باتوں کا حکم دیا گیا ہے؟

جواب: **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو نو باتوں کا حکم**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ارشاد ہے کہ میرے رب نے مجھے نو باتوں کا حکم دیا ہے:

- مخفی اور اعلانیہ ہر حال میں اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔
- غصہ میں ہو یا خوشی میں ہمیشہ انصاف کی بات کہوں۔
- دونوں حالتوں میں (غصہ اور خوشی) اعتدال پر قائم رہوں۔
- جو مجھ سے تعلق توڑے میں اُس سے تعلق جوڑوں۔
- جو مجھے نہ دے میں اُسے عطا کروں۔
- جو مجھ پر ظلم کرے میں اُسے معاف کر دوں۔
- میری خاموشی فکر پر مبنی ہو۔
- میرا بولنا یادِ الٰہی کا بولنا ہو۔
- میرا دیکھنا عبرت کا دیکھنا ہو۔ (جامع الاصول:9317)

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے تعلق جوڑنے کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **تعلق جوڑنا**

ایک شخص نے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ میرے بعض رشتہ دار ایسے ہیں کہ میں اُن سے تعلق جوڑتا ہوں اور وہ مجھ سے تعلق توڑ دیتے ہیں۔ میں ان سے بھلائی کرتا ہوں وہ میرے ساتھ برائی کرتے ہیں۔ میں ان سے بردباری سے پیش آتا ہوں وہ میرے ساتھ جہالت سے پیش آتے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس کی بات سن کر فرمایا:

"اگر بات ایسے ہی ہے جو جیسے تم نے کہی تو تم اُن کو جلتی ہوئی راکھ کھلا رہے ہو اور جب تک تم ایسا ہی کرتے رہو گے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اُن کے مقابلے میں تمہارا ایک مددگار رہے گا۔" (صحیح مسلم:6524)

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصۡحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے قطع تعلقی کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **قطع تعلقی ناپسندیدہ عمل**

www.ilmkidunya.com

قطع تعلقی کرنا رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند تھا۔ حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ ایک مرتبہ ہم حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا آج کوئی قطع تعلقی کرنے والا ہمارے پاس نہ بیٹھے۔ تو ایک نوجوان اس مجلس سے اُٹھا اس کا اپنی خالہ کے ساتھ کسی بات پر جھگڑا ہو گیا تھا اُس نے ان سے معذرت کی اور پھر وہ حضور خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوئی تھی جس میں کوئی قطع تعلقی کرنے والا موجود رہو۔"

(شعب الایمان: 7590)

سوال 11: حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے کس وصف کو صداقت کے طور پر پیش کیا؟

جواب: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کا وصف

پہلی وحی کے بعد حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے جن اوصاف کو آپ کی صداقت کے طور پر پیش فرمایا ان میں سے ایک وصف تعلق جوڑنا بھی تھا۔ اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتہ داروں کا خیال رکھتے اور ان کی مدد کرتے تھے۔

﴿کثیر الانتخابی سوالات﴾

1۔ **صلہ رحمی سے مراد ہے:**
(A) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنا　(B) کثرت سے صدقات وخیرات کرنا
(C) فضول خرچی سے بچنا　(D) تکالیف کو برداشت کرنا

2۔ **عمر اور رزق میں اضافہ وبرکت کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا:**
(A) صلہ رحمی کا　(B) کفایت شعاری کا　(C) صبر و تحمل کا　(D) میانہ روی کا

3۔ **رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے:**
(A) کفایت شعاری　(B) میانہ روی　(C) صلہ رحمی　(D) قطع رحمی

4۔ **حدیث مبارک کی روشنی میں اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے جو:**
(A) کبھی کسی سے نہ جھگڑے　(B) ہمیشہ ادب سے بات کرے
(C) کبھی کسی سے تعلق نہ توڑے　(D) توڑنے والے سے تعلق جوڑے

5۔ **اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلق توڑنے والے شخص سے:**
(A) سختی کرنی چاہیے　(B) بحث کرنی چاہیے　(C) تعلق جوڑنا چاہیے　(D) تعلق توڑنا چاہیے

6۔ **اللہ تعالیٰ نے نقصان اُٹھانے والا قرار دیا ہے:**
(A) قطع رحمی کرنے والے کو　(B) صلہ رحمی کرنے والے کو
(C) کفایت شعاری کرنے والے کو　(D) صبر و تحمل کرنے والے کو

7۔ **قیامت کے دن پوچھا جائے گا:**
(A) قطع رحمی کے متعلق　(B) صلہ رحمی کے متعلق　(C) کفایت شعاری کے متعلق　(D) صبر و تحمل کے متعلق

www.ilmkidunya.com

-8 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے معاف کر دوں:

(A) معاف　(B) جواب دوں　(C) ظلم کروں　(D) صبر کروں

-9 میری خاموشی مبنی ہونی چاہیے:

(A) اطاعت پر　(B) فکر پر　(C) ذکر پر　(D) صبر پر

-10 غصہ میں ہوں یا خوشی میں ہمیشہ بات کہوں:

(A) سچ کی　(B) حق کی　(C) انصاف کی　(D) صلہ رحمی کی

-11 مخفی اور اعلانیہ ہر حال میں ڈرتے رہنا چاہیے:

(A) لوگوں سے　(B) رشتہ داروں سے　(C) دنیا سے　(D) اللہ سے

-12 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو سخت ناپسند تھا:

(A) جھوٹ بولنا　(B) قطع رحمی کرنا　(C) صلہ رحمی کرنا　(D) صبر کرنا

-13 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا بے شک اللہ تعالیٰ کی رحمت اس قوم پر نازل نہیں ہوتی جس میں موجود ہو:

(A) قطع رحمی کرنے والا　(B) جھوٹ بولنے والا　(C) خیانت کرنے والا　(D) زکوٰۃ ادا نہ کرنے والا

-14 اعلانِ نبوت سے پہلے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خیال رکھتے تھے:

(A) والدین کا　(B) مکہ والوں کا　(C) رشتہ داروں کا　(D) غلاموں کا

-15 صلہ رحمی سے افراد میں باہمی پیدا ہوتی ہے:

(A) محبت　(B) نفرت　(C) امن　(D) مسائل

-16 قطع رحمی سے افراد میں باہمی پروان چڑھتی ہے:

(A) محبت　(B) نفرت　(C) امن　(D) مسائل

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
A	B	A	C	D	D	A	A
16	15	14	13	12	11	10	9
B	A	C	A	B	D	C	B

www.ilmkidunya.com

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ صلہ رحمی سے مراد ہے:

(A) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات مضبوط کرنا　(B) کثرت سے صدقات وخیرات کرنا
(C) فضول خرچی سے بچنا　(D) تکالیف کو برداشت کرنا

2۔ عمر اور رزق میں اضافہ وبرکت کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حکم دیا:

(A) صلہ رحمی کا　(B) کفایت شعاری کا　(C) صبر و تحمل کا　(D) میانہ روی کا

3۔ رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے:

(A) کفایت شعاری　(B) میانہ روی　(C) صلہ رحمی　(D) قطع رحمی

4۔ حدیث مبارک کی روشنی میں اصل صلہ رحمی کرنے والا وہ ہوتا ہے جو:

(A) کبھی کسی سے نہ جھگڑے　(B) ہمیشہ ادب سے بات کرے
(C) کبھی کسی سے تعلق نہ توڑے　(D) توڑنے والے سے تعلق جوڑے

5۔ اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلق توڑنے والے شخص سے:

(A) سختی کرنی چاہیے　(B) بحث کرنی چاہیے　(C) تعلق جوڑنا چاہیے　(D) تعلق توڑنا چاہیے

﴿مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات﴾

5	4	3	2	1
C	D	D	A	A

(ii) مختصر جواب دیں:

1۔ صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

جواب:

صلہ رحمی کی صورتیں

صلہ رحمی کی درج ذیل صورتیں ہیں:

- اپنے قریبی رشتہ داروں کے ساتھ اچھے اور بہتر تعلقات قائم کرنا۔
- اگر مالی حوالے سے تنگ دست اور کمزور ہیں تو اُن کی مدد کرنا۔
- ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ رکھنا اور ایک دوسرے کے ہاں آنا جانا۔
- رشتہ داروں پر احسان کرنا اُن پر صدقہ خیرات کرنا۔

2۔ صلہ رحمی کے حوالے سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھیں۔

جواب:

حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ

نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ وہ اپنا باغ اپنے غریب رشتہ داروں کو دے دیں۔ چنانچہ انہوں نے وہ باغ اپنے عزیزوں اور اپنے چچا کے لڑکوں میں تقسیم کر دیا۔ (صحیح بخاری:2769)

3۔ صلہ رحمی کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

جواب:

صلہ رحمی کی فضیلت

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے صلہ رحمی کرنے والے شخص کو رزق میں کشادگی اور عمر میں برکت کی ضمانت عطا فرمائی۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"جو شخص یہ چاہے کہ اُس کے رزق میں کشادگی ہو اور اُس کی عمر دراز ہو اُسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے۔" (صحیح مسلم:6524)

www.ilmkidunya.com

4۔　**صلہ رحمی کے دو فائدے بیان کریں۔**

جواب:

صلہ رحمی کے فائدے

صلہ رحمی کے درج ذیل فائدے ہیں:

- صلہ رحمی سے افراد میں باہمی محبت پیدا ہوتی ہے۔
- خاندانی نظام استحکام پاتا ہے۔
- معاشرتی امن کو فروغ ملتا ہے۔
- معاشرہ ترقی کی راہ پر چل پڑتا ہے۔

5۔　**قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔**

جواب:

قطع رحمی کے نقصانات

قطع رحمی کے درج ذیل نقصانات ہیں:

- قطع رحمی سے افراد میں باہمی نفرت پروان چڑھتی ہے۔
- معاشرہ مختلف مسائل کا شکار ہو جاتا ہے۔
- خاندانی استحکام تہہ و بالا ہو جاتا ہے۔

(iii)　**تفصیلی جواب دیں:**

1۔　**صلہ رحمی کی اہمیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

جواب:　دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1:　طلبہ صلہ رحمی کی مختلف صورتوں پر مذاکرہ کریں۔

جواب:　اساتذہ کرام کمرا جماعت میں صلہ رحمی کی مختلف صورتوں پر مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال 2:　موجودہ دور میں بکھرتے ہوئے خاندانی نظام کے استحکام کے لیے خاندان کے افراد (ماں، باپ، اولاد، بہن اور وغیرہ) کی ذمہ داریوں پر گفتگو کریں۔

جواب:　اس حوالے سے اساتذہ کرام کمرۂ جماعت میں طلبہ کی راہنمائی فرماتے ہوئے انہیں آگاہ کریں اور اُن کی حوصلہ افزائی فرمائیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1:　کتبِ سیرت سے صلہ رحمی کے مزید واقعات سے طلبہ کو آگاہ کریں۔

جواب:　سیرتِ رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اور رشتہ داروں سے حسنِ سلوک

رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ خود بھی حسن سلوک کرتے تھے اور دوسروں کے حسنِ سلوک کی تعریف بھی فرمایا کرتے تھے۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے بڑے داماد حضرت ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ربیع تھے جو کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند تھے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی چار بیٹیاں تھیں۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا، حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا اور سب سے چھوٹی اور لاڈلی بیٹی حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے خاوند ابو العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ربیع خاصا عرصہ مسلمان نہیں ہوئے اور کافروں کی طرف سے مسلمانوں کے خلاف لڑتے رہے۔ جنگ بدر میں بھی وہ کفارِ مکہ کی طرف سے لڑے اور مسلمان لشکر کے ہاتھوں قید ہوئے، بہت بہادر اور دلیر آدمی تھے۔ ایک موقع پر رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ابو العاص رضی

www.ilmkidunya.com

اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا کہ میری بیٹی کو واپس بھیج دو، حضرت ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس بھیج دیا۔ اب حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا مدینہ میں تھیں اور ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ مکہ میں تھے۔ اس زمانے میں مسلمانوں اور کافروں کے نکاح ابھی قائم تھے۔ ایک موقع پر ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ گرفتار ہو کر بطور مجرم مدینہ منورہ میں حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی قید میں آگئے، اس دور میں قید خانے تو ہوتے نہیں تھے اس لیے قیدی کو لا کر مسجد نبوی میں ستون کے ساتھ باندھ دیا جاتا تھا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مناسب موقع پر اس کے متعلق فیصلہ فرمادیتے کہ اسے فدیہ لے کر چھوڑنا ہے، قتل کرنا ہے یا پھر غلام بنانا ہے۔ مجرم ایک آدھ دن وہیں بندھا رہتا تھا۔ ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھی اسی طرح ستون کے ساتھ باندھ دیا گیا کہ وہ دشمن تھے اور جنگی قیدی تھے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا عام طور پر معمول یہ تھا کہ فجر کی نماز کے بعد مجرم کا فیصلہ کرتے تھے، چنانچہ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فجر کی نماز پڑھائی۔ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو کسی طرح پتہ چل گیا کہ میرا خاوند قید ہو کر مسجد نبوی میں ستون کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ ابوداؤد شریف کی روایت ہے کہ فجر کی نماز ہو چکی تھی حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا اپنے حجرے سے نکلیں اور مسجد نبوی کے دروازے کے ساتھ آکر کھڑی ہو گئیں۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جونہی نماز پڑھا کر نمازیوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور ابھی مقدمہ شروع ہونے والا تھا کہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے دروازے کے اندر جھانک کر کہا "یارسول اللہ قد أجرت ھذا الاسیر" میں نے اس قیدی کو پناہ دے دی ہے۔

اسلام کا ضابطہ یہ ہے کہ قیدی مجرم ہو تو جس طرح فوج کا سپہ سالار کسی دشمن کو پناہ دے سکتا ہے اسی طرح ایک عام شہری بھی پناہ دے سکتا ہے۔ اگر عام شہری بھی کسی کافر کو پناہ دے دے تو اس کی جان بخشی ہو جاتی ہے اور اسے قتل کرنا جائز نہیں رہتا۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مسکرائے اور فرمایا "قد اَجرنا من اَجرت" تم نے پناہ دے دی ہے تو ہم نے بھی پناہ دے دی ہے۔ ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن ربیع آزاد ہو کر سیدھا مکہ گئے اور جا کر کہا کہ لوگو! میں وہیں مدینہ میں مسلمان ہو گیا تھا لیکن میں نے وہاں پر اپنے مسلمان ہونے کا اعلان اس لیے نہیں کیا کہ تم یہ نہ کہو کہ ابوالعاص قید یا قتل سے بچنے کے لیے مسلمان ہو گیا ہے۔ اس لیے یہاں مکہ میں تمہارے سامنے اعلان کر رہا ہوں "اشھد ان لا الٰہ الا اللہ واشھد ان محمد عبدہٗ ورسولہ"۔ یہ اعلان کرنے کے بعد ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا کہ جس کا میرے ساتھ کوئی حساب کتاب ہے وہ میرے ساتھ معاملہ کر لے۔ اور میں مدینہ جا رہا ہوں جس کو مجھے روکنا ہے وہ مجھے روک کر دیکھ لے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایک دفعہ منبر پر کھڑے ہو کر خطبے کے دوران ابوالعاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تعریف کی، فرمایا وہ بہت اچھا داماد ہے اس نے میرے ساتھ جو بات بھی کی پکی کی جو وعدہ بھی کیا پورا کیا۔ چنانچہ جناب رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتہ داروں کا لحاظ بھی کرتے تھے اور جہاں تعریف کرنی ہوتی وہاں تعریف بھی کرتے تھے۔

حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ بدر کی لڑائی میں شریک نہیں ہوئے اس وجہ سے کہ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں جناب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دوسری بیٹی حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا تھیں۔ حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سخت بیماری کی حالت میں گھر پر تھیں اور حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے علاوہ کوئی ان کی تیمارداری کرنے والا نہیں تھا۔ بدر کے معرکے میں جانے لگے تو حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا کہ یارسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں بھی جنگ میں شریک ہونا چاہتا ہوں، حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے انہیں منع کرتے ہوئے فرمایا کہ تم گھر میں رہو اس لیے کہ رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیمار ہے اور کوئی اسے پانی دینے والا بھی نہیں ہے۔ حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اصرار کیا تو حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا کہ جو ثواب وہاں جنگ میں شریک ہونے والوں کو ملے گا تمہیں یہاں گھر میں رہ کر ملے گا۔

www.ilmkidunya.com

جناب نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے سخت ترین جنگی حالات میں بھی اپنی بیٹی کی ضروریات کا خیال کرتے ہوئے اپنے داماد حضرت عثمانؓ کو جنگ میں جانے سے روک دیا۔ چنانچہ اسی بیماری کے دوران حضرت رقیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہو گیا۔ اس کے بعد حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی تیسری بیٹی ام کلثوم حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نکاح میں دے دی، حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا بھی بعد میں انتقال ہو گیا۔ اس پر حضور خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان پر ایک ایسا جملہ فرمایا جو کوئی کم ہی اپنے داماد کے متعلق کہتا ہے۔ فرمایا، عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ میری اور کوئی بیٹی تمہارے لیے دستیاب نہیں ہے، اگر میری سو بیٹیاں بھی ہوتیں تو ایک ایک کر کے تمہارے نکاح میں دے دیتا۔ یہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اپنے داماد پر بے انتہا اعتماد کا اظہار تھا۔ لہٰذا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اپنے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کا اور عزت و احترام کا معاملہ فرماتے تھے۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) عمر اور رزق میں اضافہ و برکت کے لیے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حکم دیا:

(A) صلہ رحمی کا (B) کفایت شعاری کا (C) صبر و تحمل کا (D) میانہ روی کا

(ii) رشتہ داروں کے ساتھ تعلقات ختم کرنا کہلاتا ہے:

(A) کفایت شعاری (B) میانہ روی (C) صلہ رحمی (D) قطع رحمی

(iii) اسلام کی تعلیمات کے مطابق تعلق توڑنے والے شخص سے:

(A) سختی کرنی چاہیے (B) بحث کرنی چاہیے (C) تعلق جوڑنا چاہیے (D) تعلق توڑنا چاہیے

(iv) قیامت کے دن پوچھا جائے گا:

(A) قطع رحمی کے متعلق (B) صلہ رحمی کے متعلق (C) کفایت شعاری کے متعلق (D) صبر و تحمل کے متعلق

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا جو مجھ پر ظلم کرے میں اسے کر دوں:

(A) معاف (B) جواب دوں (C) ظلم کروں (D) صبر کروں

(vi) میری خاموشی مبنی ہونی چاہیے:

(A) اطاعت پر (B) فکر پر (C) شکر پر (D) صبر پر

(vii) غصہ میں ہوں یا خوشی میں ہمیشہ بات کہوں:

(A) سچ کی (B) حق کی (C) انصاف کی (D) صلہ رحمی کی

(viii) مخفی اور اعلانیہ ہر حال میں ڈرتے رہنا چاہیے:

(A) لوگوں سے (B) رشتہ داروں سے (C) دنیا سے (D) اللہ سے

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) صلہ رحمی کی کوئی سی دو صورتیں لکھیں۔

(ii) صلہ رحمی کے حوالے سے حضرت ابو طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا واقعہ لکھیں۔

(iii) صلہ رحمی کی فضیلت کے بارے میں حدیث مبارک کا ترجمہ لکھیں۔

(iv) صلہ رحمی کے دو فائدے بیان کریں۔

(v) قطع رحمی کے دو نقصانات تحریر کریں۔

(vi) صلہ رحمی سے کیا مراد ہے؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

صلہ رحمی کی اہمیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

خواتین کے ساتھ حُسن سلوک

تفصیلی سوالات

سوال1: **سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک پر جامع نوٹ تحریر کریں۔**

جواب:

خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں۔ مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا شکار بنایا گیا۔

ارشادِ ربانی:

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوْہُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ترجمہ: اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔ (سورۃ النساء:19)

احادیثِ نبوی خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے فرامین مبارکہ اور سیرت طیبہ سے خواتین کی قدر و منزلت اجاگر ہوتی ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔

(جامع ترمذی:3895)

جنت کی بشارت:

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلام نے فرمایا:

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔"

(صحیح مسلم:6695)

جنت کا ذریعہ:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جنت میں داخل کرے گا۔"

(سنن ابی داؤد،5146)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا حضرت فاطمۃ الزاہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسنِ سلوک:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے عورت کو وہ عزت دی کہ قیامت تک کے لیے اس کا مقام و مرتبہ سب پر واضح ہو گیا۔ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو ان کی آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَأَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔

(شعب الایمان:8927)

ماں کی عظمت:

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک موقع پر آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"اس کی خدمت کو لازم پکڑو کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔" (سنن نسائی:3106)

حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا احترام:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفت گو فرماتے رہے۔

اعمالِ صالحہ کا اجر:

اللہ تعالیٰ نے اعمال صالحہ کی جو صلاحیت مرد کو عطا فرمائی ہے وہ عورتوں کو بھی بخشی ہے۔ البتہ مرد اور عورت کے دائرہ عمل میں تھوڑا فرق ہے۔ مرد اگر میدان میں جا کر جہاد کرتا ہے تو عورت اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انھیں مجاہد بنا سکتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے خواتین کا اجر ان کے مزاج کے مطابق کام میں رکھ دیا ہے۔ عہد نبوت میں خواتین مختلف شعبوں میں مختلف خدمات انجام دیتی تھیں۔

خواتین کی تعلیم کا اہتمام:

ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ مرد آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ استفادہ کرنے کی وجہ سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہماری تربیت کے لیے کوئی دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خواتین سے ملاقات فرماتے اور انھیں تعلیم دیتے۔

حاصلِ کلام:

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ خواتین کا احترام کریں۔ خواتین پر آوازیں کسنے، گھور کر دیکھنے، ان کا مذاق اڑانے، خواتین کے تعلیمی اداروں کے باہر رش لگانے اور راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔ عوامی مقامات پر مختصر لباس پہننے سے گریز کریں اور ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں کیوں کہ خواتین کے احترام کے بغیر کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: اسلام کی آمد سے پہلے عورتوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟

جواب:

اسلام کی آمد سے قبل عورتوں سے سلوک

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں۔ مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا اور ظلم و ستم کا شکار بنایا گیا۔ مثلاً بچیوں کو زندہ دفن کر دینا، وراثت میں حصہ نہ دینا، ونی کر دینا وغیرہ۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خواتین کی تربیت کے لیے کیا اقدام کیا؟

جواب:

خواتین کی تربیت

ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ مرد آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ استفادہ کرنے کی وجہ سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہماری تربیت کے لیے کوئی دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ

www.ilmkidunya.com

وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ خواتین سے ملاقات فرماتے اور انھیں تعلیم دیتے۔

سوال3: حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کیا کرتے تھے؟

جواب: **حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسن سلوک**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو ان کی آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انہیں خوش آمدید کہتے ہوئے کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کا بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان: 8927)

سوال4: دو بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **جنت کی بشارت**

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلام نے فرمایا:

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔" (صحیح مسلم: 6695)

سوال5: ہمیں خواتین کے ساتھ کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

جواب: **خواتین کے ساتھ رویہ**

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ:

- خواتین کا احترام کریں۔
- خواتین پر آوازیں کسنے سے گریز کریں۔
- خواتین کو گھور کر دیکھنے سے اجتناب کریں۔
- خواتین کے راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔
- ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں۔
- ان کا مذاق نہ اڑائیں۔

سوال6: خواتین کے ساتھ حسن سلوک کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

جواب: **ارشادِ ربانی**

اسلام نے اپنے پیروکاروں کو خواتین کے حقوق ادا کرنے اور ان سے حسن سلوک کا حکم فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں خواتین کے ساتھ حسن سلوک کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

وَعَاشِرُوْهُنَّ بِالْمَعْرُوْفِ

ترجمہ: اور ان کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرو۔ (سورۃ النساء: 19)

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ماں کی عظمت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **ماں کی عظمت**

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت ماں کے قدموں میں قرار دی۔ ایک مرتبہ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ارشاد فرمایا:

"ماں کی خدمت کو لازم پکڑو کیونکہ جنت اس کے قدموں میں ہے۔" (سنن نسائی:3106)

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسن سلوک بتائیں۔

جواب: **حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسن سلوک**

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے پاس آئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ان کے احترام میں اپنی چادر بچھائی اور بہت دیر تک ان کے ساتھ گفت گو فرماتے رہے۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت کا سبب کسے قرار دیا ہے؟

جواب: **جنت کا سبب**

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بیٹی کی پرورش کو جنت کا سبب قرار دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"جس کی ایک بیٹی ہو اور وہ اسے زندہ دفن بھی نہ کرے، اس کی توہین بھی نہ کرے، اپنے بیٹے کو اس پر فوقیت بھی نہ دے تو اللہ تعالیٰ اس کے بدلے میں اسے جنت میں داخل کرے گا۔" (سنن ابی داؤد، 5146)

سوال10: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بہترین لوگ کن کو قرار دیا ہے؟

جواب: **بہترین لوگ**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے خواتین کے ساتھ حسن سلوک اور اچھے برتاؤ کی تاکید فرمائی۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

"تم میں سے بہترین وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرتے ہیں اور میں تم میں سے اپنے گھر والوں کے ساتھ بہترین برتاؤ کرنے والا ہوں۔" (جامع ترمذی:3895)

کثیر الانتخابی سوالات

1- جنت کس کے قدموں میں ہے؟

(A) ماں (B) بیٹی (C) بہن (D) بیوی

2- کون سا شخص دو انگلیوں کی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہو گا؟

(A) دو بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا (B) صدقہ و خیرات کرنے والا

(C) مسلسل روزے رکھنے والا (D) دوسروں کو معاف کرنے والا

3- نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے احترام کے لیے:

(A) کھڑے ہو جاتے تھے (B) پھول بچھایا کرتے تھے

www.ilmkidunya.com

(C) اہل خانہ کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے　　(D) ان کے قدموں میں قالین بچھاتے تھے

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے بھلائی کی وصیت فرمائی:

(A) بیٹیوں کے ساتھ　(B) طلبہ کے ساتھ　(C) تاجروں کے ساتھ　(D) عمال کے ساتھ

5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے استقبال کے لیے:

(A) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی　　(B) امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھیجا

(C) خواتین کا ایک وفد بھیجا　　(D) جانور قربان کیے

6۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھا برتاؤ کرتے ہیں:

(A) عورتوں کے ساتھ　(B) حکمرانوں کے ساتھ　(C) جانوروں کے ساتھ　(D) مردوں کے ساتھ

7۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جنت کا سبب قرار دیا:

(A) بیٹے کی پرورش کو　(B) بیٹی کی پرورش کو　(C) غلام کی پرورش کو　(D) لونڈی کی پرورش کی

8۔ جس کی ایک بیٹی ہو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اس کی توہین نہ کرے بیٹے کو اس پر فوقیت نہ دے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے عطا کرے گا:

(A) مال و دولت　(B) عہدہ و منصب　(C) جنت　(D) شہرت

9۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی رضاعی والدہ کا نام ہے:

(A) حضرت آمنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　　(B) حضرت خولہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

(C) حضرت حاجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا　　(D) حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

10۔ خواتین اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انہیں بنا سکتی ہیں:

(A) مجاہد　(B) استاد　(C) معلم　(D) بخیل

11۔ کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا:

(A) خواتین کے احترام کے بغیر　(B) بچوں کے احترام کے بغیر　(C) تعلیم کے بغیر　(D) مال و دولت کے بغیر

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

6	5	4	3	2	1
A	A	A	A	A	A
	11	10	9	8	7
	A	A	D	C	B

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

1۔ جنت کس کے قدموں میں ہے؟

(A) ماں　(B) بیٹی　(C) بہن　(D) بیوی

2۔ کون سا شخص دو انگلیوں کی طرح نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے قریب ہو گا؟

(A) دو بیٹیوں کی اچھی تربیت کرنے والا　　(B) صدقہ و خیرات کرنے والا

(C) مسلسل روزے رکھنے والا　　(D) دوسروں کو معاف کرنے والا

www.ilmkidunya.com

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ حضرت فاطمہ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے احترام کے لیے:

(A) کھڑے ہو جاتے تھے　(B) پھول بچھایا کرتے تھے

(C) اہل خانہ کو کھڑے ہونے کا حکم دیتے تھے　(D) ان کے قدموں میں قالین بچھاتے تھے

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے بھلائی کی وصیت فرمائی:

(A) عورتوں کے ساتھ　(B) طلبہ کے ساتھ　(C) تاجروں کے ساتھ　(D) غلاموں کے ساتھ

5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے استقبال کے لیے:

(A) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی　(B) امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھیجا

(C) خواتین کا ایک وفد بھیجا　(D) جانور قربان کیے

مشق کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	A	A	A

(ii) **مختصر جواب دیں:**

1۔ **اسلام کی آمد سے پہلے عورتوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟**

جواب: **اسلام کی آمد سے قبل عورتوں سے سلوک**

خواتین خاندان اور معاشرے کا اہم ترین اور اساسی رکن ہیں۔ مختلف تہذیبوں اور معاشروں میں خواتین کو بہت سے حقوق سے محروم رکھا گیا او ظلم و ستم کا شکار بنایا گیا۔ مثلاً بچیوں کو زندہ دفن کر دینا، وراثت میں حصہ نہ دینا، ونی کر دینا وغیرہ۔

2۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے خواتین کی تربیت کے لیے کیا اقدام کیا؟**

جواب: **خواتین کی تربیت**

ایک مرتبہ خواتین نے حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے عرض کیا کہ مرد آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے زیادہ استفادہ کرنے کی وجہ سے ہم سے سبقت لے گئے ہیں۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہماری تربیت کے لیے کوئی دن مقرر فرما دیجیے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ان سے ایک دن کا وعدہ فرمایا۔ اس دن آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ خواتین سے ملاقات فرماتے اور انھیں تعلیم دیتے۔

3۔ **حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی آمد پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ان کے ساتھ کس طرح حسن سلوک کرتے تھے؟**

جواب: **حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حسن سلوک**

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جب حضرت فاطمۃ الزہرا رضی اللہ تعالیٰ عنہا نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں حاضر ہوتیں تو ان کی آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ انہیں خوش آمدید کہتے اور کھڑے ہو جاتے، ان کا ہاتھ پکڑتے، ان کی پیشانی کو بوسہ دیتے اور انھیں اپنی جگہ پر بٹھاتے۔ (شعب الایمان:8927)

4۔ **دو بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟**

جواب: **جنت کی بشارت**

www.ilmkidunya.com

ایک حدیث مبارک میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے ایسے شخص کو جنت میں اپنے ساتھ کی بشارت عطا فرمائی جو بیٹیوں کی اچھی پرورش کرتا ہے۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اسلام نے فرمایا:

"جس نے دو بیٹیوں کی پرورش کی یہاں تک کہ وہ بالغ ہو گئیں تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اپنی انگلیوں کو ملاتے ہوئے فرمایا کہ میں اور وہ قیامت کے دن اس طرح قریب ہوں گے۔"　(صحیح مسلم:6695)

5۔ **ہمیں خواتین کے ساتھ کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟**

جواب: **خواتین کے ساتھ رویہ**

اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ہم پر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ:

- خواتین کا احترام کریں۔
- خواتین پر آوازیں کسنے سے گریز کریں۔
- خواتین کو گھور کر دیکھنے سے اجتناب کریں۔
- خواتین کے راستوں میں بیٹھنے سے اجتناب کریں۔
- ملازم پیشہ خواتین کا احترام کریں۔
- ان کا مذاق نہ اُڑائیں۔

(iii) **تفصیلی جواب دیں:**

1۔ **سیرت طیبہ کی روشنی میں خواتین کے حسن سلوک پر جامع نوٹ تحریر کریں۔**

جواب: دیکھیے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال1: **خواتین کے احترام، حقوق اور ان کے ساتھ حسن سلوک پر مذاکرہ کریں۔**

جواب: اساتذہ کرام کمرا جماعت میں خواتین کے احترام، حقوق اور اُن کے ساتھ حسن سلوک پر مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال2: **اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اسلام میں خواتین کو دیے جانے والے حقوق کی فہرست بنائیں۔**

جواب: **اسلام میں خواتین کے حقوق اور فہرست**

اسلام نے عورت کو اعلیٰ مقام دیا ہے، اسلام کی نظر میں انسانی لحاظ سے مرد اور عورت دونوں برابر ہیں۔لہٰذا مرد کے لیے اس کی مردانگی قابلِ فخر نہیں ہے اور نہ عورت کے لیے اس کی نسوانیت باعثِ شرم کی بات ہے۔ ہر فرد کی زندگی میں عورت کسی نہ کسی صورت میں ایک موثر کردار ادا کرتی ہے۔ ایک متوازن اور ترقی یافتہ معاشرے کی بنیاد رکھنے میں عورت کی بہت بڑی اہمیت ہے۔ قرآن مجید اور سنتِ رسول میں عورت کے مقام کے بارے میں کئی ایک آیات موجود ہیں۔ عورت خواہ ماں، بہن، بیوی یا بیٹی ہو۔اسلام نے ان میں سے ہر ایک کے حقوق و فرائض کو تفصیل کے ساتھ بیان کیا ہے۔

کسی بھی انسان کے لیے ماں ہی زندگی کا مصدر ہوتی ہے، وہی دنیا میں اس کی آمد اور بقا کا سبب بھی، اسی لیے اس کا شکر ادا کرنا، اس کے ساتھ نیکی سے پیش آنا اور خدمت کرنا عورت کے اہم ترین حقوق میں سے ہے۔ حسن سلوک اور اچھے اخلاق سے پیش آنے کے سلسلے میں ماں کا حق باپ سے زیادہ ہے، کیونکہ بچے کی پیدائش اور تربیت کے سلسلے میں ماں کو زیادہ تکالیف کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اور اسلام نے ان تمام تکالیف کو سامنے رکھتے ہوئے ماں کو زیادہ حسن سلوک کا مستحق قرار دیا۔ جو اسلام کا عورت پر بہت بڑا احسان ہے۔

اسلام نے بیٹیوں کو زندگی کا حق دیا:

جہالت کے زمانہ میں عرب کے بعض قبائل لڑکیوں کو زندہ دفن کر دیتے تھے۔ قرآن مجید نے اس پر سخت تہدید کی اور اسے زندہ رہنے کا حق دیا اور کہا کہ جو شخص اس کے حق سے روگردانی کرے گا، قیامت کے دن خدا کو اس کا جواب دینا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"وَ إِذَا الْمَوْءُوْدَةُ سُئِلَتْ بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ"

(اور جب لڑکی سے جو زندہ دفنا دی گئی ہو پوچھا جائے گا کہ وہ کس گناہ پر مار دی گئی)　(تکویر:8،9)

"وَكَذٰلِكَ زَيَّنَ لِكَثِيْرٍ مِّنَ الْمُشْرِكِيْنَ قَتْلَ اَوْلَادِهِمْ شُرَكَآؤُهُمْ لِيُرْدُوْهُمْ وَلِيَلْبِسُوْا عَلَيْهِمْ دِيْنَهُمْ وَلَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَا فَعَلُوْهُ فَذَرْهُمْ وَمَا يَفْتَرُوْنَ"

اسی طرح بہت سے مشرکوں کو ان کے شریکوں نے ان کے بچوں کو جان سے مار ڈالنا اچھا کر دکھایا ہے تاکہ انہیں ہلاکت میں ڈال دیں اور ان کے دین کو ان پر خلط ملط کر دیں اور اگر خدا چاہتا تو وہ ایسا نہ کرتے تو ان کو چھوڑ دو کہ وہ جانیں اور ان کا جھوٹ　(الانعام/137)

اسلام میں مرد و عورت دونوں انسان ہیں اور وہ دونوں انسانیت کی حیثیت سے اپنی خلقت اور صفات کے لحاظ سے فطرت کا ایک عظیم شاہکار ہیں۔ جو اپنی خوبیوں اور خصوصیات کے اعتبار سے ساری کائنات کی محترم بزرگ ترین ہستی ہے۔

www.ilmkidunya.com

اسلام نے عورتوں کو علم حاصل کرنے کا حق دیا:

انسان کی ترقی کا دارومدار علم پر ہے اور کوئی شخص یا قوم علم کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ یہ صرف مردوں یا کسی خاص طبقے کے لیے نہیں ہے بلکہ اسلام نے علم کو فرض قرار دیا اور مرد و عورت دونوں کے لیے اس کے دروازے کھولے اور جو بھی اس راہ میں رکاوٹ و پابندیاں تھیں، سب کو ختم کر دیا۔ اسلام نے لڑکیوں کی تعلیم وتربیت کی طرف خاص توجہ دلائی اور اس کی ترغیب دی، جیسا کہ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا: طلب العلم فریضۃ، ایک دوسری جگہ ابو سعید خدری کی روایت ہے کہ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

”جس نے تین لڑکیوں کی پرورش کی ان کو تعلیم تربیت دی، ان کی شادی کی اور ان کے ساتھ (بعد میں بھی) حسن سلوک کیا تو اس کے لیے جنت ہے۔“ اسلام مرد وعورت دونوں کو مخاطب کرتا ہے اور اس نے ہر ایک کو عبادت اور اخلاق وشریعت کا پابند بنایا ہے جو کہ علم کے بغیر ممکن نہیں۔ علم کے بغیر عورت نہ تو اپنے حقوق کی حفاظت کر سکتی ہے اور نہ ہی اپنی ذمہ داریوں کو ادا کر سکتی ہے؛ اس لیے مرد کے ساتھ ساتھ عورتوں کی تعلیم بھی نہایت ضروری ہے۔

اسلام نے عورتوں کو شوہر کا انتخاب کرنے کا حق دیا:

شوہر کے انتخاب کے بارے میں اسلام نے عورت کو آزادی دی۔ لڑکیوں کی مرضی اور ان کی اجازت ہر حالت میں ضروری قرار دی گئی ہے۔ ارشاد نبوی ہے:

”شوہر دیدہ عورت کا نکاح اس وقت تک نہ کیا جائے جب تک کہ اس سے مشورہ نہ لیا جائے اور کنواری عورت کا نکاح بھی اس کی اجازت حاصل کیے بغیر نہ کیا جائے۔“ (مشکوٰۃ)

اسلام نے عورتوں کو الگ مالیاتی حقوق دیے:

عورت کا نفقہ ہر حالت میں مرد کے ذمہ ہے۔ اگر بیٹی ہے تو باپ کے ذمہ۔ بہن ہے تو بھائی کے ذمہ، بیوی ہے تو شوہر پر اس کا نفقہ واجب کر دیا گیا اور اگر ماں ہے تو اس کے اخراجات اس کے بیٹے کے ذمہ ہے تاکہ ہر حالت میں عورت کی عزت وکرامت محفوظ رہے، ہاں البتہ اگر عورت اپنے شوہر یا اپنی اولاد کو خود اپنی مرضی سے پیسے یا زمین یا اپنی جائیداد دے یا کسی کو ہبہ کرے تو یہ اس کی اپنی مرضی ہے، لیکن اس کا نفقہ اس کے شوہر پر واجب ہے، ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ:

وَعَلَى الْمَوْلُودِ لَهُ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ بِالْمَعْرُوفِ لَا تُكَلَّفُ نَفْسٌ إِلَّا وُسْعَهَا

اور دودھ پلانے والی ماؤں کا کھانا اور کپڑا دستور کے مطابق باپ کے ذمے ہوگا۔ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دی جاتی۔ (بقرہ:233)

” لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنْفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لَا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْسًا إِلَّا مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْرًا “

صاحب وسعت کو اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرنا چاہیئے۔ اور جس کے رزق میں تنگی ہو وہ جتنا خدا نے اس کو دیا ہے اس کے موافق خرچ کرے۔ خدا کسی کو تکلیف نہیں دیتا مگر اسی کے مطابق جو اس کو دیا ہے۔ اور خدا عنقریب تنگی کے بعد کشائش بخشے گا (طلاق:7)

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے وصال کے بعد نصف صدی تک امہات المؤمنین نے علمی خدمات سر انجام دیں۔ ان میں سے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا علمی مرتبہ بہت بلند اور وسیع ہے، وہ امتِ مسلمہ کی ماہرانہ عالمہ تھیں علمی میدان میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علمی، عملی، اجتماعی، معاشرتی، وعظ ونصیحت، اور امت کی تعلیم وتربیت کے لیے بہت کام کیے- حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی اعلی صلاحیتوں کو رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کی تربیت نے جلا بخشی- اس لئے تمام دینی علوم میں انھوں نے مہارت حاصل کی اور آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حلقہء علم میں کبار صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بھی شریک ہوتے تھے- آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے شاگردوں کی تعداد سینکڑوں میں تھی اور اکابر صحابہ کے طرح حدیث، فقہ، فتاوی، طب، انساب، شاعری، عرب کی تاریخ اور کئی علوم میں مرجع کی حیثیت رکھتی تھیں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال1: طلبہ کو تزکیہ نفس کے لیے بدنظری سے بچنے کی تلقین کریں۔

جواب: **<u>تزکیہ نفس اور بدنظری سے اجتناب</u>**

تزکیۂ نفس ایک قرآنی اصطلاح ہے۔ اسلامی شریعت کی اصطلاح میں تزکیہ کا مطلب ہے اپنے نفس کو ان ممنوع معیوب اور مکروہ امور سے پاک صاف رکھنا جنھیں قرآن وسنت میں ممنوع معیوب اور مکروہ کہا گیا ہے۔ گویا نفس کو گناہ اور عیب دار کاموں کی آلودگی سے پاک صاف کرلینا اور اسے قرآن وسنت کی روشنی میں پسندیدہ ومحبوب اور خوب صورت خیالات وامور سے آراستہ رکھنا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کو جن اہم امور کے لیے بھیجا ان میں سے ایک تزکیہ نفس بھی ہے جیسا کہ نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَ أَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے متعلق ارشاد باری تعالیٰ ہے:

هُوَ الَّذِي بَعَثَ فِي الْأُمِّيِّينَ رَسُولًا مِنْهُمْ يَتْلُو عَلَيْهِمْ آيَاتِهِ وَيُزَكِّيهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ“

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر نوعِ انسانی کی اصلاح کے حوالے سے جو اہم ذمہ داری ڈالی گئی اس کے چار پہلو ہیں۔ تلاوت آیات، تعلیم کتاب، تعلیم حکمت، تزکیہ انسانی۔ قرآن مجید میں یہی مضمون چار مختلف مقامات پر آیا ہے جن میں ترتیب مختلف ہے لیکن ذمہ داریاں یہی دہرائی گئی ہیں۔ ان آیات سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ تلاوت آیات اور تعلیم کتاب و حکمت کا منطقی نتیجہ تزکیہ نفس ہی ہے۔

بد نظری اور اس کے دنیاوی اور اخروی نقصانات:

الله تعالیٰ کے ہم مسلمانوں پر بہت زیادہ احسانات ہیں اگر سوچا جائے تو یہی احسان کتنا بڑا ہے کہ اس نے ہمیں انسان پیدا فرمادیا اگر الله تعالیٰ چاہتے تو کوئی جانور بنادیتے پھر اس سے بھی بڑا احسان کہ مسلمان بنادیا ورنہ دنیا میں کثیر تعداد میں کافر موجود ہیں اور پھر اب سے بڑا احسان یہ فرمایا کہ حضرت محمد خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی امت میں پیدا فرمادیا جس کے لئے انبیاء کرام بھی دعائیں کرتے رہے کہ یا الله! ہمیں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا امتی بنا کر پیدا فرما۔ سوالله تعالیٰ شانہ نے ہمیں بے شمار نعمتوں سے نوازا ہے، ان احسانات کا فطری تقاضا تو یہ ہے کہ انسان ہر وقت الله تعالیٰ کے سامنے سر بسجود رہے، لیکن بعض مرتبہ ایسا ہوتا ہے کہ ہم بجائے الله تعالیٰ کی شکر آوری کے ناشکری پر اتر آتے ہیں، کبھی ظاہری اعضا سے تو کبھی باطنی اعضا سے، الله تعالیٰ کے حکموں کی کھلم کھلا خلاف ورزی کرتے ہیں، یہ اعضا جو کہ ہمارے پاس الله تعالیٰ کی امانت ہیں، الله تعالیٰ کی نافرمانی کر کے اس میں خیانت کرنے لگتے ہیں، انہیں اعضا میں سے ایک عضو آنکھ بھی ہے الله تعالیٰ نے ہمیں یہ عظیم نعمت عنایت فرمائی ہے اور ساتھ ہی ہمیں یہ بھی بتادیا ہے کہ اس سے کیا دیکھنا ہے اور کیا نہیں دیکھنا یعنی کیا دیکھنے کی الله رب العزت کی طرف سے اجازت ہے اور کیا دیکھنے سے اس ذات نے منع فرمایا ہے تو یہ ہمارا فرض بنتا ہے کہ ہمیں جن چیزوں کو دیکھنے سے منع فرمایا گیا ہے ان سے منع ہو جائیں لیکن ہم اکثر و بیشتر ان آنکھوں سے اُن چیزوں کو دیکھتے ہیں جن کو ہمارے خالق و مالک نے دیکھنے سے منع فرمایا ہے، جیسے غیر محرم عورتوں کو اور دیگر محرمات کو دیکھنا خواہ وہ ٹی وی کی سکرین پر ہو یا اور کسی بھی اور طریقہ سے آج نیٹ کی وجہ سے یہ مرض زیادہ عام ہو گیا ہے، جوان تو جوان بوڑھے بھی اس میں مبتلا ہیں۔

آج بے حیائی کا دور دورہ ہے، دنیا گناہوں کے سمندر میں غرق ہے، چاروں طرف فحاشی پھیلی ہوئی ہے، یقیناً اس کے بہت سے اسباب ہیں، مگر اس کا ایک سبب بد نظری اور نظر کی بے احتیاطی بھی ہے، یہ ایک ایسا ہتھیار ہے جس کو شیطان انسان کے ہاتھ میں دے کر پوری طرح مطمئن ہو چکا ہے، اب اسے کبھی کسی طاغوتی منصوبے کو بروئے کار لانے میں زیادہ جدوجہد نہیں کرنی پڑتی، یہ بد نظری خود بخود اس کی آرزوؤں کی خاطر خواہ تکمیل کر دیتی ہے۔ نظر کی حفاظت میں کوتاہی بے شرمی کی بنیاد، فتنہ و فساد کا موثر ذریعہ اور منکرات و معاصی کا سب سے بڑا محرک ہے، تجربہ اور تحقیق سے بآسانی اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ آج کم سے کم 70 فیصد جرائم اور فحاشیاں محض اس بنیاد پر دنیا میں وقوع پذیر ہوتی ہیں کہ ان کی باقاعدہ تربیت سینما ہالوں، ٹی وی پروگراموں، ویڈیو کیسٹوں اور ایسی پارٹیوں کے ذریعے کی جاتی ہے، جس میں اچھی طرح غیر محرم عورتوں کو دیکھنے اور اختلاط کا موقع فراہم ہوتا ہے، اسی بد نظری کی پاداش میں بلند و بالا ورع و تقویٰ کے میناروں میں دراڑیں پڑ گئیں اور ذرا سی بد احتیاطی نے زندگی بھر کے نیک کاموں پر بدنما داغ لگا دیئے۔

اسلام برائیوں کو جڑ سے اکھاڑ پھینکنے کا عزم رکھتا ہے۔ دنیا میں اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب بے حیائیوں پر روک لگانے والا نہیں ہے۔ قرآن و حدیث میں فحاشی کی بنیاد یعنی آنکھ کی بے احتیاطی کو سختی سے قابو میں کرنے کی تلقین کی گئی ہے یہ ایسی بنیاد ہے اگر صرف اس پر ہی قابو پالیا جائے تو ساری بے حیائیاں دنیا سے رخصت ہو سکتی ہیں۔

الله رب العزت نے قرآن کریم میں واضح طور پر اپنے حبیب خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب فرما کر ساری امت کو حکم دیا ہے:

قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوْا فُرُوْجَهُمْ ۔ ذٰلِكَ اَزْكٰى لَهُمْ
اِنَّ اللهَ خَبِيْرٌۢ بِمَا يَصْنَعُوْنَ O

آیت کریمہ میں الله تعالیٰ شانہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو مخاطب کر کے فرمارہے ہیں کہ مومن مردوں سے کہہ دو کہ وہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں۔ یہی ان کے لئے پاکیزہ ترین طریقہ ہے، وہ جو کارروائیاں کرتے ہیں الله ان سب سے پوری طرح باخبر ہے۔ (سورہ نور)

اس کے بعد اگلی آیت میں عورتوں کو بھی یہی تعلیم دی گئی ہے، بلکہ کچھ دوسری باتوں کی طرف بھی توجہ دلائی گئی ہے، انہی میں سے ایک یہ بھی ہے کہ اپنی سجاوٹ کو کسی پر ظاہر نہ کریں، سوائے اُس کے جو خود ہی ظاہر ہو جائے چنانچہ ارشاد ربانی ہے:

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ۖ وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلٰى جُيُوْبِهِنَّ ۖ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ
اِلَّا لِبُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اٰبَآئِهِنَّ اَوْ اٰبَآءِ بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اَبْنَآئِهِنَّ اَوْ اَبْنَآءِ
بُعُوْلَتِهِنَّ اَوْ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اِخْوَانِهِنَّ اَوْ بَنِيْٓ اَخَوَاتِهِنَّ اَوْ نِسَآئِهِنَّ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اَوِ التّٰبِعِيْنَ غَيْرِ اُولِي الْاِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ اَوِ
الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوْا عَلٰى عَوْرٰتِ النِّسَآءِ ۖ وَلَا يَضْرِبْنَ بِاَرْجُلِهِنَّ

لِیُعْلَمَ مَا یُخْفِیْنَ مِنْ زِیْنَتِہِنَّ وَتُوْبُوْٓا اِلَی اللّٰہِ جَمِیْعًا اَیُّہَ الْمُؤْمِنُوْنَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ ○

اور ایمان والیوں سے کہہ دو کہ اپنی نگاہ نیچی رکھیں اور اپنی عصمت کی حفاظت کریں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں مگر جو جگہ اس میں سے کھلی رہتی ہے، اور اپنے دوپٹے اپنے سینوں پر ڈالے رکھیں، اور اپنی زینت ظاہر نہ کریں مگر اپنے خاوندوں پر یا اپنے باپ یا خاوند کے باپ یا اپنے بیٹوں یا خاوند کے بیٹوں یا اپنے بھائیوں یا بھتیجوں یا بھانجوں پر یا اپنی عورتوں پر یا اپنے غلاموں پر یا ان خدمت گاروں پر جنہیں عورت کی حاجت نہیں یا ان لڑکوں پر جو عورتوں کی پردہ کی چیزوں سے واقف نہیں، اور اپنے پاؤں زمین پر زور سے نہ ماریں کہ ان کا مخفی زیور معلوم ہو جائے، اور اے مسلمانو! تم سب اللہ کے سامنے توبہ کرو تاکہ تم نجات پاؤ۔

آج ہماری عورتوں کا کیا حال ہے؟ وہ کسی سے چھپا ہوا نہیں کہ دوسروں پر ظاہر کرنے کے لیے کیسی کیسی سجاوٹیں کرتی ہیں؟ الامان والحفیظ۔

بد نظری کا حاصل یہ ہے کہ کسی غیر محرم پر نگاہ ڈالنا، بالخصوص جبکہ شہوت کے ساتھ نگاہ ڈالی جائے، یا لذت حاصل کرنے کے لیے نگاہ ڈالی جائے خواہ غیر محرم کی تصویر کیوں نہ ہو۔ اور ایسی چیز کو دیکھنا جس سے شریعت نے روکا ہو۔ (اصلاحی خطبات، ج:۵)

بد نظری کی مذمت:

بد نظری کی مذمت قرآن واحادیث میں واقع ہوئی ہے جیسا اوپر بیان کر دیا گیا ہے۔ بیشک بد نظری بہت سے حرام کاموں کو جنم دیتی ہے جو انسان کے لیے مہلک ثابت ہوتے ہیں وہ حرام کام آدمی کو ذلیل کر دیتے ہیں، جو کبھی عزت والا تھا آج وہ کہیں منہ نہیں دکھا سکتا۔ بد نظری کرنے والے شرفاء اور صلحاء کیساتھ بیٹھنے کے قابل نہیں رہتے۔ بد نظری کا زبردست وبال ان پر مسلط ہوتا ہے، بد نظری سے بچ کر آدمی سینکڑوں گناہوں اور آفتوں سے محفوظ رہ سکتا ہے۔ بد نظری دراصل نفسانی خواہشات کی اتباع ہے۔ اور نفسانی خواہشات کی پیروی کرنے والے کو اللہ تعالیٰ نے ان الفاظ سے یاد کیا ہے:

وَاتَّبَعَ ہَوَاہُ فَمَثَلُہٗ کَمَثَلِ الْکَلْبِ .

"جس نے اپنی خواہش کی پیروی کی اس کی مثال کتے کی مثال کی طرح ہے۔" (سورۃ اعراف:76)

حضرت ابو محمد حریری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس پر اسی کا نفس حاوی ہو جائے وہ شہوات کا اسیر ہو جاتا ہے اور خواہشات نفس کی جیل میں قید ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے دل پر فوائد کے نزول کو حرام کر دیتے ہیں اس طرح وہ اللہ تعالیٰ کے کلام سے نہ لذت پا سکتا ہے نہ اس پر عمل کر سکتا ہے اگرچہ اس کا مذاکرہ اس کی زبان پر کثرت سے ہو۔

بد نظری اپنے دامن میں گناہوں کا سمندر رکھتی ہے اور اس کی سزائیں بھی سخت ہیں۔ بہت سے واقعات ایسے بھی سامنے آئے کہ جن سے معلوم ہوا کہ بد نظری کرنے والوں کو دنیا میں بھی بد نظری کی وجہ سے سزا بھگتنی پڑی۔

چنانچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں خون بہاتے ہوئے حاضر ہوا آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس سے پوچھا تیری یہ کیا حالت ہے؟ عرض کیا میرے پاس سے ایک عورت گزری تھی میں نے اس کی طرف دیکھ لیا، اس کے بعد میری آنکھ اس کی تاک میں رہی اور میرے سامنے ایک دیوار آگئی جس نے مجھے ضرب لگائی اور یہ کر دیا جو آپ دیکھ رہے ہیں۔

معلوم ہوا اللہ تعالیٰ کبھی کبھی بندے کو بد نظری کی سزا دنیا میں بھی دیدیتے ہیں۔ ایسے سینکڑوں واقعات ہیں جو لائق عبرت ہیں۔

چنانچہ امام ابن جوزی نے ایک واقعہ نقل کیا کہ ابو عبداللہ ابن الجلاء کہتے ہیں کہ میں کھڑے ہو کر ایک حسین صورت عیسائی لڑکے کو دیکھ رہا تھا تو میرے پاس سے حضرت ابو عبداللہ بلخی رحمۃ اللہ علیہ گزرے اور پوچھا تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میں نے عرض کیا اے چچا آپ کا کیا خیال ہے کہ (یہ حسین) صورت (کافر ہونے کی وجہ سے) دوزخ میں جلائی جائے گی تو انھوں نے کندھے پر ہاتھ مارا اور فرمایا تم اس (بد نظری) کا وبال ضرور دیکھو گے اگرچہ کچھ مدت کے بعد۔

تو ابن الجلاء فرماتے ہیں کہ میں نے اس کا وبال چالیس سال بعد دیکھا کہ مجھے قرآن کریم بھلا دیا گیا۔ واقعہ سے معلوم ہوا بد نظری نہایت خطرناک گناہ ہے۔

نظر کے فتنوں سے حفاظت:

بد نظری کا عمل اپنے نفس کی اصلاح کے راستے میں سب سے بڑی رکاوٹ ہے اور یہ عمل انسان کے باطن کیلئے تباہ کن ہے کہ دوسرے گناہوں سے یہ بہت آگے بڑھا ہوا ہے اور انسان کے باطن کو خراب کرنے میں اس کا بہت دخل ہے۔ جب تک اس عمل کی اصلاح نہ ہو اور نگاہ قابو میں نہ آئے اس وقت تک باطن کی اصلاح کا تصور محال ہے، نظر کی حفاظت کے بعد ہی انسان کو رتبہ حاصل ہو سکتا ہے۔

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضرت ربیع بن خثیم رحمۃ اللہ علیہ اپنی نگاہیں بند رکھتے تھے ایک مرتبہ انکے پاس سے چند عورتیں گزریں تو انھوں نے اسی طرح سے اپنی آنکھیں بند کر لیں، تو عورتوں نے یہی سمجھا کہ یہ نابینا ہیں اور انھوں نے اللہ تعالیٰ سے اندھے پن سے پناہ مانگی۔

حضرت عمرو بن مرہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ پسند نہیں ہے کہ میں بینا ہوتا، میں وہ لمحہ نہیں بھولتا جب میں نے جوانی میں ایک مرتبہ (کسی غیر عورت) کو دیکھ لیا تھا۔

حضرت حکیم لقمان نے اپنے بیٹے کو نصیحت کی کہ اے بیٹے شیر اور سانپ کے پیچھے چاہے تو چل لے مگر عورت کے پیچھے مت چلنا۔

اس دنیا میں جہاں ایسے لوگ گزرے کہ وہ برے کام کرنے کی وجہ سے ہلاک وبرباد ہوئے تو وہیں ایسے لوگ بھی وجود میں آئے جو اپنی پاک دامنی اور گناہوں سے بچنے کے سبب اللہ کے مقرب بنے اور دنیا آج بھی ان کو یاد کرتی ہے، ان کو جب بھی گناہ کا شبہ ہوا تو انھوں نے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کی اور گناہ سے بچ گئے۔

سوال 2: طلبہ کو خواتین کے احترام کی ترغیب دیں۔

جواب:

خواتین کا احترام

اسلام نے انسان کو جو عزت واحترام دیا ہے اس میں مرد وعورت دونوں برابر کے شریک ہیں، اور وہ اس دنیا میں اللہ تعالیٰ کے احکامات میں برابر ہیں اور اسی طرح دار آخرت میں اجر وثواب میں بھی برابر ہیں، بلکہ اسلام مردوں کو حکم دیتا ہے کہ ان کو عورتوں کے ساتھ (خواہ مسلم یا غیر مسلم) بڑی عزت سے معاملہ کرنا چاہیے۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے فرمایا ہے:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِي عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوفِ

(اور عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسے دستور کے مطابق (مردوں کا حق) عورتوں پر ہے) (البقرۃ: 228)

اسلام امن وامان اور انسانیت کا دین ہے ایک ایسا نظام حیات ہے جس نے نہ صرف انسان بلکہ حیوان ونبات کی حفاظت کرنے کا حکم دیا اور اسلام میں جو مقام عورت کو حاصل ہے اس کا وجود کسی اور مذہب میں نہیں ہے اسی لئے اس کی حفاظت، عزت اور قدر کرنا معاشرہ کے ہر فرد پر لازم ہے۔

www.ilmkidunya.com

یہاں سے کاٹیں

سیلف ٹیسٹ

وقت: 40 منٹ　　کل نمبر: 25

سوال 1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) جنت کس کے قدموں میں ہے؟

(A) ماں　(B) بیٹی　(C) بہن　(D) بیوی

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے بھلائی کی وصیت فرمائی:

(A) عورتوں کے ساتھ　(B) طلبہ کے ساتھ

(C) تاجروں کے ساتھ　(D) عمال کے ساتھ

(iii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنھا کے استقبال کے لیے:

(A) اپنی چادر ان کے قدموں میں بچھائی　(B) امہات المومنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن کو بھیجا

(C) خواتین کا ایک وفد بھیجا　(D) جانور قربان کیے

(iv) رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے فرمایا تم میں سے بہترین لوگ وہ ہیں جو اچھا برتاؤ کرتے ہیں:

(A) عورتوں کے ساتھ　(B) حکمرانوں کے ساتھ　(C) جانوروں کے ساتھ　(D) مردوں کے ساتھ

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے جنت کا سبب قرار دیا:

(A) بیٹے کی پرورش کو　(B) بیٹی کی پرورش کو　(C) غلام کی پرورش کو　(D) لونڈی کی پرورش کی

(vi) جس کی ایک بیٹی ہو وہ اسے زندہ دفن نہ کرے، اس کی توہین نہ کرے بیٹے کو اس پر فوقیت نہ دے اللہ تعالیٰ اس کے بدلے عطا کرے گا:

(A) مال و دولت　(B) عہدہ و منصب　(C) جنت　(D) شہرت

(vii) خواتین اپنے بیٹوں کی اچھی تربیت کر کے انہیں بنا سکتی ہیں:

(A) مجاہد　(B) استاد　(C) معلم　(D) بخیل

(viii) کوئی معاشرہ ترقی کی منازل طے نہیں کر سکتا:

(A) خواتین کے احترام کے بغیر　(B) بچوں کے احترام کے بغیر　(C) تعلیم کے بغیر　(D) مال و دولت کے بغیر

سوال 2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) اسلام کی آمد سے پہلے عورتوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا جاتا تھا؟

(ii) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے خواتین کی تربیت کے لیے کیا اقدام کیا؟

(iii) دو بیٹیوں کے ساتھ حسن سلوک کرنے والے کے بارے میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(iv) ہمیں خواتین کے ساتھ کس طرح کا رویہ اختیار کرنا چاہیے؟

(v) خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک کے متعلق اللہ تعالیٰ کیا ارشاد فرماتے ہیں؟

www.ilmkidunya.com

(vi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ماں کی عظمت کے متعلق کیا ارشاد فرمایا؟

سوال3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ (5×1=5)

سیرتِ طیبہ کی روشنی میں خواتین کے ساتھ حسنِ سلوک پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

انداز تربیت

﴿تفصیلی سوالات﴾

سوال1: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت پر نوٹ لکھیں۔

جواب: **<u>نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا اندازِ تربیت</u>**

انبیائے کرام علیہ السلام کی ذمہ داری:

انبیاء کرام علیھم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اللہ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے۔

اندازِ تربیت میں بنیادی نکتہ:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت میں یہ بات بنیادی نکتے کی حیثیت رکھتی ہے کہ آپ نے پہلے خود عمل کر کے دکھانا ہے۔ اس کے بعد لوگوں نے اس کام کو اپنی زندگی کا حصہ بنالیا۔

حکمت اور بصیرت سے تربیت:

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت کے نمایاں ترین اوصاف حکمت اور بصیرت ہیں۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جب کسی کی تربیت فرمارہے ہوتے تو مخاطب کی ذہنی استعداد کو ملحوظ خاطر رکھتے۔ بے محل بات نہ فرماتے، موقع محل کا خصوصی لحاظ فرماتے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کسی انسان کی غلطی پر کبھی اس کو سرعام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر لوگوں کو اشارتاً نصیحت فرمادیتے تھے۔

مسلسل روزہ رکھنے والے صحابہ کی تربیت:

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہوگئی چہروں کے رنگ پیلے پڑ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک جگہ پر جہاں کافی لوگ جمع تھے ان کو خطاب کرتے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی کو دیکھ کر وہ طرز عمل اختیار کر لیتے ہیں حالاں کہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد:4788)

یعنی آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ان کو نام لے کر مخاطب کرنے کے بجائے اشارے سے بات کی تاکہ ان کی دل آزاری نہ ہو۔

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ جب کسی کو نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے کہ کسی کی دل آزاری نہ ہو نصیحت کے وقت آنکھوں میں محبت وشفقت کی چمک ہوتی اور چہرے پر سختی کے بجائے نرمی کا انداز جھلکتا تھا۔

نرمی اور دل سوزی سے تربیت:

اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے، چناں چہ ایک حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ:

www.ilmkidunya.com

ایک دیہاتی مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا حتیٰ کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا جو پیشاب پر بہا دیا گیا۔ اس اعرابی صحابی نے دین کی سمجھ آجانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں باپ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ پر قربان ہوں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا یہ مسجد ایسی جگہ ہیں کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 529)

محبت آمیز اور مشفقانہ اندازِ تربیت:

آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا انداز لوگوں کے ساتھ کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان سے لگایا جا سکتا ہے، وہ کہتے ہیں:

میں دس برس تک حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کر سکا تو یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم: 2309)

طویل وعظ و نصیحت سے گریز:

اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ لمبے اور طویل وعظ و نصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو "جوامع الکلم" کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

مزاج اور نفسیات کے مطابق تربیت:

حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آکر عرض کیا:

اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، مثلاً قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی جاتیں، یا آپ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے وغیرہ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا، آپ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے وقوع کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جواب دینے کے بجائے جوابی سوال کرتے ہیں: تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری: 6167)

اس سوال کے ذریعے سے آپ ایک حقیقت ذہن نشین کرانی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے مگر ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہو تو یہ خسارہ ہے۔ آپ حضور خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی اس خوش اسلوبی نے سائل کو احتساب نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

اچھے کام پر تعریف کرنا:

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر بات مناسب موقع پر کرتے تھے۔ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک بار ایک شخص نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خَاتَمُ

www.ilmkidunya.com

النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یا رسول خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ میں ایک مزدور آدمی ہوں، کسب حلال کے لیے مجھے بہت زیادہ محنت کرنی پڑتی ہے، اس سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں محبت کے جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نہ صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہو جاتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

تدریج کا اہتمام:

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر کام اور ہر معاملہ میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے، زیر تربیت افراد کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے، ہر انسان کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اسے احکام اسلامی کا پابند بناتے، اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

کہ اے معاذ! تم اہلِ کتاب کے پاس جا رہے ہو، تم پہلے انھیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کے رسول ہیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کر لیں تو پھر انہیں یہ بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری:1395)

حاصلِ کلام:

آج بھی ہم اگر سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنالیں تو اس سے انشاءاللہ ایک صالح اور خوشگوار معاشرہ وجود میں آئے گا اور اس کے زیر سایہ پوری انسانیت کو امن و سکون کی دولت نصیب ہوگی۔ رسول اللہ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت میں والدین، اساتذہ کرام اور علماء کرام کے لیے راہ نما اصول موجود ہیں۔ جن کو مشعل راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا ایک کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

﴿مختصر سوالات﴾

سوال1: انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

جواب: **بعثت کا مقصد**

انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا فرمایا۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے۔

سوال2: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے انداز تربیت کے دو نمایاں اوصاف کیا تھے؟

جواب: **نمایاں اوصاف**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کے نمایاں اوصاف درج ذیل تھے:

- حکمت اور بصیرت
- تدریج کا اہتمام

سوال3: کسی کی غلطی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ تربیت کیا ہوتا؟

جواب: **غلطی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا اندازِ تربیت**

آپ خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی انسان کی غلطی پر کبھی اس کو سرِعام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر لوگوں کو اشارتاً نصیحت فرما دیتے تھے۔ اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہ

www.ilmkidunya.com

راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے، چناں چہ ایک حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ:

ایک دیہاتی مسجدِ نبوی (خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ) کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا، حتیٰ کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا جو پیشاب پر بہا دیا گیا۔ اس اعرابی صحابی نے دین کی سمجھ آجانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں باپ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ پر قربان ہوں آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا یہ مسجد ایسی جگہ ہیں کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ: 529)

سوال4: مسلسل روزے رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب:

مسلسل روزے رکھنے والے صحابی سے ارشاد

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہو گئی چہروں کے رنگ پیلے پڑ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے ایک جگہ پر جہاں کافی لوگ جمع تھے ان کو خطاب کر کے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی کو دیکھ کر وہ طرزِ عمل اختیار کر لیتے ہیں حالاں کہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد: 4788)

سوال5: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت میں کن کے لیے راہ نما اصول ہیں؟

جواب:

راہنما اصول

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت درج ذیل لوگوں کے لیے راہنما اصول ہیں:

- والدین
- اساتذہ کرام
- علما کرام

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ کے راہنما اصولوں کو مشعلِ راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

سوال6: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی آلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے اچھے کام تعریف کیسے کرتے مثال دے کر واضح کریں۔

جواب:

اچھے کام کی حوصلہ افزائی

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ ہر بات مناسب موقع پر کرتے تھے۔ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تعریف کرتے اور ان کی حوصلہ افزائی فرماتے۔ ایک بار ایک شخص نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ سے ملاقات کے لیے آیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے دیکھا کہ اس کی ہتھیلیوں پر نشانات پڑے ہوئے ہیں، آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے وجہ دریافت کی تو اس نے کہا: یا رسول خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ میں ایک مزدور آدمی ہوں، کسبِ حلال کے لیے مجھے پتھر توڑنے پڑتے ہیں، اس سخت محنت کی وجہ سے یہ نشانات پڑ گئے ہیں، جب آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ نے یہ بات سنی تو شفقت فرماتے ہوئے اس کے ہاتھ چوم لیے ایسے اقدامات سے مخاطب کے دل میں نیک جذبات پیدا ہوتے ہیں جس سے وہ نا صرف بات قبول کرنے پر آمادہ ہوتا ہے بلکہ وہ ہر حال میں اس پر گامزن رہتا ہے۔

سوال7: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیۡهِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَ أَصۡحَابِهٖ وَسَلَّمَ تربیت میں تدریج کا اہتمام کیسے فرماتے تھے؟

جواب:

تدریج کا اہتمام

www.ilmkidunya.com

حضور اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ ہر کام اور ہر معاملہ میں تدریج کا اہتمام فرماتے تھے، زیر تربیت افراد کی خوبیوں اور خامیوں کا اچھی طرح سے تجزیہ کر کے ایک خامی کو دور کرتے، ایک خوبی کو پروان چڑھاتے، مخاطب کی صلاحیت اور طاقت کے مطابق اسے احکام اسلامی کا پابند بناتے، اسی لیے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یمن روانہ کرتے وقت آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے فرمایا:

کہ اے معاذ! تم اہل کتاب کے پاس جا رہے ہو، تم پہلا انھیں توحید اور رسالت کی دعوت دینا، جب وہ یہ بات مان لیں کہ اللہ ایک ہے اور محمد خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اس کے رسول ہیں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے دن رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جب وہ اس بات کو بھی تسلیم کریں تو پھر انھیں یہ بتانا کہ اللہ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو ان کے مال داروں سے لی جائے گی اور ان کے فقرا میں تقسیم کر دی جائے گی۔ (صحیح بخاری:1395)

سوال8: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو جوامع الکلم کیوں کہا جاتا ہے؟

جواب: **جوامع الکلم**

اصلاح و تربیت کے سلسلہ میں آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا ایک خاص اسلوب یہ بھی رہا ہے کہ آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ زیادہ لمبے اور طویل وعظ و نصیحت سے گریز فرماتے تھے، نبی اکرم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا یہ حیرت انگیز اعجاز تھا کہ آپ بڑی بڑی باتوں کو مختصر سے جملوں میں بیان کر دیتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کو "جوامع الکلم" کی خصوصی صفت عطا کی تھی۔

سوال9: نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مزاج اور نفسیات کے مطابق کیسے تربیت فرماتے تھے؟

جواب: **مزاج اور نفسیات کے مطابق تربیت**

حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ مخاطب کے جذبات اور احساسات کے علاوہ مزاج اور نفسیات کا بھی لحاظ فرماتے تھے۔ ایک مرتبہ ایک شخص نے آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں آ کر عرض کیا:

اے اللہ کے رسول خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قیامت کب آئے گی؟ دیکھنے میں یہ ایک معمولی سا سوال تھا جس کا کوئی بھی جواب دے کر بات ختم کر دی جاتی، مثلاً قیامت کی کچھ نشانیاں بتا دی جاتیں، یا آپ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ فرماتے کہ اللہ ہی بہتر جانتا ہے وغیرہ مگر آپ نے ایسا نہیں کیا، آپ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے جب دیکھا کہ ایک شخص پر قیامت کی فکر طاری ہے اور اس کے وقوع کے بارے میں سوال کر رہا ہے تو آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جواب دینے کے بجائے خود ہی سوال کرتے ہیں: تُو نے اس دن کے لیے کیا تیاری کر رکھی ہے؟ (صحیح بخاری:6167)

اس سوال کے ذریعے سے آپ نے ایک حقیقت ذہن نشین کرائی کہ اصل مسئلہ یہ نہیں ہے کہ قیامت کب آئے گی بلکہ اصل مسئلہ تو یہ ہے کہ قیامت کے لیے تم نے کیا تیاری کی ہے؟ اگر قیامت دیر سے بھی آئے، مگر ہماری طرف سے کوئی تیاری نہ ہو تو بے کار ہے۔ آپ حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اس خوبصورت انداز نے سائل کو احتساب نفس اور اپنے اعمال کا جائزہ لینے پر آمادہ کر دیا۔

سوال10: حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے محبت آمیز رویے کے متعلق کیا فرمایا؟

جواب: **حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ**

آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کا انداز گفتگو کس قدر محبت آمیز اور مشفقانہ تھا اس کا اندازہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بیان سے لگایا جا سکتا ہے، وہ کہتے ہیں:

میں دس برس تک حضور خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی خدمت میں رہا، جو کام میں نے جس طرح بھی کر دیا، آپ خَاتَمُ النَّبِیّنَ صَلَّی اللهُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یہ نہیں فرمایا کہ یہ کیوں کیا؟ اگر کوئی کام نہ کر سکا تو یہ نہیں فرمایا: یہ کیوں نہیں کیا؟ (صحیح مسلم:2309)

www.ilmkidunya.com

سوال11: ہمیں سیرتِ طیبہ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ سے کیا اخلاقی سبق حاصل ہوتا ہے؟

جواب:

اخلاقی سبق

آج بھی ہم اگر سیرت طیبہ کو اپنے لیے مشعل راہ بنالیں تو:

- اس سے انشاءاللہ ایک صالح اور خوشگوار معاشرہ وجود میں آئے گا۔
- اس کے زیر سایہ پوری انسانیت کو امن وسکون کی دولت نصیب ہوگی۔

کثیر الانتخابی سوالات

1۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دس سال تک خدمت کی:

(A) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　(B) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
(C) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　(D) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا:

(A) مصر　(B) یمن　(C) شام　(D) طائف

3۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا:

(A) تمھارا نام کیا ہے؟　(B) تم نے کیا تیاری کی ہے؟　(C) تم کس شہر ہو؟　(D) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

4۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شفقت سے ہاتھ چومے:

(A) پتھر توڑنے والے کے　(B) صلہ رحمی کرنے والے کے　(C) معاف کرنے والے کے　(D) سخاوت کرنے والے کے

5۔ بنی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تربیت کے حوالے سے ہر کام اور معاملہ میں اہتمام فرماتے تھے:

(A) تدریج کا　(B) وعظ ونصیحت کا　(C) تحریر وتقریر کا　(D) ذاتی دل چسپی کا

6۔ انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کی اصلاح ہے:

(A) اخلاق اور رویوں کی　(B) تعلیمی قابلیت کی　(C) تربیت کی　(D) عبادات کی

7۔ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے:

(A) والدین　(B) صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم　(C) علماء کرام　(D) اساتذۂ کرام

8۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کے نمایاں ترین اوصاف ہیں:

(A) سختی　(B) سزا　(C) حکمت وبصیرت　(D) تدریج

9۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب کسی کی تربیت فرماتے تو مخاطب کی ملحوظِ خاطر رکھتے:

(A) مقام ومرتبہ　(B) تعلیمی قابلیت　(C) حسب نسب　(D) ذہنی استعداد

10۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کسی انسان کی غلطی پر اُس کو نہ ٹوکتے:

(A) نام لے کر　(B) اشارے سے　(C) والدین کا نام لے کر　(D) خاموشی سے

11۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ جب بھی نصیحت فرماتے تو اس بات کا خیال رکھتے:

(A) ذہنی استعداد کا　(B) دل آزاری نہ ہو　(C) اشارے سے　(D) خاموشی سے

12۔ اللہ تعالیٰ کے لے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے:

(A) مندر　(B) گرجا گھر　(C) مسجد　(D) سکول

13۔ آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کی خصوصی صفت ہے:

(A) جوامع الکلم　(B) خوبصورتی　(C) مہیمن　(D) نذیر

www.ilmkidunya.com

-14 آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ اچھے کام پر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ علیہم کی:

(A) تعریف کرتے　(B) سرزنش کرتے　(C) انعام دیتے　(D) خوشی کا اظہار کرتے

-15 صحابی کے ہاتھوں پہ نشانات پڑ گئے:

(A) سامان اٹھانے سے　(B) پتھر توڑنے سے　(C) سخاوت کرنے سے　(D) مزدوری کرنے سے

-16 آپ خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے یمن میں کس صحابی کو بھیجا؟

(A) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(B) حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ

(C) حضرت اُسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ　(D) حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

8	7	6	5	4	3	2	1
C	B	A	A	A	B	B	A
16	15	14	13	12	11	10	9
D	B	A	A	C	A	A	D

مشقی سوالات

(i) درست جواب کا انتخاب کریں:

-1 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کی دس سال تک خدمت کی:

(A) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　(B) حضرت طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

(C) حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے　(D) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے

-2 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا:

(A) مصر　(B) یمن　(C) شام　(D) طائف

-3 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا:

(A) تمھارا نام کیا ہے؟　(B) تم نے کیا تیاری کی ہے؟　(C) تم کس شہر ہو؟　(D) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

-4 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے شفقت سے ہاتھ چومے:

(A) پتھر توڑنے والے کے　(B) صلہ رحمی کرنے والے کے　(C) معاف کرنے والے کے　(D) سخاوت کرنے والے کے

-5 نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تربیت کے حوالے سے ہر کام اور معاملہ میں اہتمام فرماتے تھے:

(A) تدریج کا　(B) وعظ و نصیحت کا　(C) تحریر و تقریر کا　(D) ذاتی دل چسپی کا

مشقی کثیر الانتخابی سوالات کے جوابات

5	4	3	2	1
A	A	B	B	A

(ii) مختصر جواب دیں:

-1 انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

جواب:

بعثت کا مقصد

انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کے اخلاق اور رویوں کی اصلاح ہے۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے اللہ کی طرف سے عائد اس ذمہ داری کو بطریق احسن پورا فرمایا۔ آپ خَاتَمُ

www.ilmkidunya.com

النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے اس قدر اچھے انداز میں صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی تربیت فرمائی کہ وہ معاشرے کے بہترین انسان قرار پائے۔

2۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کے دو نمایاں اوصاف کیا ہیں؟

جواب: **نمایاں اوصاف**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کے نمایاں اوصاف درج ذیل تھے:

- حکمت اور بصیرت
- تدریج کا اہتمام

3۔ کسی کی غلطی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا اندازِ تربیت کیا ہوتا؟

جواب: **غلطی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کا اندازِ تربیت**

آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کسی انسان کی غلطی پر کبھی اس کو سرِعام نام لے کر یا بات ٹوک کر تربیت نہ فرماتے بلکہ نام لیے بغیر لوگوں کو اشارتاً نصیحت فرما دیتے تھے۔ اگر کبھی اس بات کی ضرورت ہوتی کہ غلطی پر فوراً براہ راست متنبہ کر دیا جائے تو انتہائی نرمی اور نہایت دل سوزی اور محبت کے انداز میں سمجھاتے تاکہ مخاطب حق بات قبول کرنے کے لیے آمادہ ہو جائے، چناں چہ ایک حدیث مبارک میں ذکر ہے کہ:

ایک دیہاتی مسجد نبوی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے ایک گوشے میں پیشاب کرنے لگا، حتی کہ جب وہ پیشاب سے فارغ ہو گیا تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے پانی کا ڈول طلب فرمایا جو پیشاب پر بہا دیا گیا۔ اس اعرابی صحابی نے دین کی سمجھ آ جانے کے بعد (اپنا واقعہ بیان کرتے ہوئے) فرمایا: میرے ماں باپ آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ پر قربان ہوں آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ اٹھ کر میرے پاس آئے، مجھے نہ ڈانٹا، نہ برا بھلا کہا، بس یہ فرمایا یہ مسجد ایسی جگہ ہیں کہ اس میں پیشاب نہیں کیا جاتا، یہ تو اللہ تعالیٰ کے ذکر اور نماز کے لیے تعمیر کی گئی ہے۔ (سنن ابن ماجہ:529)

4۔ مسلسل روزے رکھنے والے صحابہ کریم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نبی خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

جواب: **مسلسل روزے رکھنے والے صحابی سے ارشاد**

ایک مرتبہ لوگوں نے آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کو مسلسل روزے رکھتے ہوئے دیکھا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی مسلسل روزے رکھنے شروع کر دیے جس کی وجہ سے ان کو کمزوری لاحق ہو گئی چہروں کے رنگ پیلے پڑ گئے تو آپ خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ نے ایک جگہ پر جہاں کافی لوگ جمع تھے ان کو خطاب کر کے فرمایا کہ لوگوں کو کیا ہو گیا ہے کہ کسی کو دیکھ کر وہ طرزِ عمل اختیار کر لیتے ہیں حالاں کہ ایک بندہ دوسرے سے مختلف بھی ہو سکتا ہے۔ (سنن ابی داؤد:4788)

5۔ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت میں کن کے لیے راہ نما اصول ہیں؟

جواب: **راہنما اصول**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَعَلَى آلِهِ وَأَصْحَابِهِ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت درج ذیل لوگوں کے لیے راہنما اصول ہیں:

- والدین
- اساتذہ کرام
- علما کرام

www.ilmkidunya.com

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے راہنما اصولوں کو مشعلِ راہ بنا کر وہ نئی نسل کی بہترین تربیت کر سکتے ہیں اور ان کو معاشرے کا کامیاب فرد بنا سکتے ہیں۔

(iv) تفصیلی جواب دیں۔

1۔ **نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت پر جامع نوٹ لکھیں۔**

جواب: دیکھئے تفصیلی سوال نمبر 1

سرگرمیاں برائے طلبہ:

سوال 1: طلبہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کی خوبیوں پر مذاکرہ کریں۔

جواب: اساتذہ کرام کمرا جماعت میں نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت کی خوبیوں پر مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

سوال 2: مثالی تربیت کے اہم عناصر مثلاً خیر خواہی، شفقت و محبت اور احترامِ باہمی سے متعلق مذاکرہ کروایا جائے۔

جواب: اساتذہ کرام کمرا جماعت میں مثالی تربیت کے اہم عناصر مثلاً خیر خواہی، شفقت و محبت اور احترامِ باہمی کے متعلق مذاکرہ کروائیں اور طلبا کی حوصلہ افزائی کریں۔

برائے اساتذہ کرام:

سوال 1: اساتذہ کرام اسوۂ رسول خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق اندازِ تربیت اختیار کریں۔

جواب: اساتذہ کرام کوشش کریں کہ نبی کریم خَاتَمُ النَّبِيِّنَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے مطابق اندازِ تربیت اختیار کریں۔

www.ilmkidunya.com

سیلف ٹیسٹ

یہاں سے کاٹیں

وقت: 40 منٹ — کل نمبر: 25

سوال1: ہر سوال کے لیے چار ممکنہ جوابات (A)، (B)، (C) اور (D) دیے گئے ہیں درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔ (8×1=8)

(i) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بھیجا:

(A) مصر (B) یمن (C) شام (D) طائف

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم قیامت کے بارے میں سوال پوچھنے پر فرمایا:

(A) تمھارا نام کیا ہے؟ (B) تم نے کیا تیاری کی ہے؟ (C) تم کس شہر ہو؟ (D) تم کیوں پوچھ رہے ہو؟

(iii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم نے شفقت سے ہاتھ چومے:

(A) پتھر توڑنے والے کے (B) صلہ رحمی کرنے والے کے (C) معاف کرنے والے کے (D) سخاوت کرنے والے کے

(iv) بنی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم تربیت کے حوالے سے ہر کام اور معاملہ میں اہتمام فرماتے تھے:

(A) تدریج کا (B) وعظ و نصیحت کا (C) تحریر و تقریر کا (D) ذاتی دل چسپی کا

(v) انبیاء کرام علیہم السلام کی ذمہ داریوں میں سے اہم ترین ذمہ داری انسانوں کی اصلاح ہے:

(A) اخلاق اور رویوں کی (B) تعلیمی قابلیت کی (C) تربیت کی (D) عبادات کی

(vi) آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت کے نمایاں ترین اوصاف ہیں:

(A) سختی (B) سزا (C) حکمت و بصیرت (D) تدریج

(vii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم جب کسی کی تربیت فرماتے تو مخاطب کی ملحوظِ خاطر رکھتے:

(A) مقام و مرتبہ (B) تعلیمی قابلیت (C) حسب نسب (D) ذہنی استعداد

(viii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کسی انسان کی غلطی پر اُس کو نہ ٹوکتے:

(A) نام لے کر (B) اشارے سے (C) والدین کا نام لے کر (D) خاموشی سے

سوال2: درج ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔ (6×2=12)

(i) انبیائے کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد کیا تھا؟

(ii) نبی کریم خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہ و اصحابہ وسلم کے اندازِ تربیت کے دو نمایاں اوصاف کیا تھے؟

www.ilmkidunya.com

(iii) کسی کی غلطی پر نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ انداز تربیت کیا ہوتا؟

(iv) مسلسل روزے رکھنے والے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے نبی خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ نے کیا ارشاد فرمایا؟

(v) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت میں کن کے لیے راہ نما اصول ہیں؟

(vi) نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ تربیت میں نرمی کا اہتمام کیسے فرماتے تھے؟

سوال 3: درج ذیل سوال کا تفصیلاً جواب لکھیں۔ **(5×1=5)**

نبی کریم خَاتَمُ النَّبِیِّنَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَ أَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ کے اندازِ تربیت پر تفصیلی نوٹ لکھیں۔

www.ilmkidunya.com

www.ilmkidunya.com